لولاک لما خلقت السمٰوٰت والارضین

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام کی پہلی عید

کوکب نورانی اوکاڑوی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مابین

''مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)'' دینی علوم و معارف کی تحقیق و تبلیغ کا فلاحی، رفاہی ادارہ ہے جو مجدد مسلک اہل سنت، عاشق رسول، خطیب اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ الباری کی دینی و ملی گراں قدر خدمات اور ان کے عظیم نصب العین کے فیضان کو جاری رکھنے کے لئے ۲۷/اپریل ۱۹۸۴ء کو قائم ہوا۔ اس ادارے کے زیر اہتمام متعدد ممالک میں دین و مسلک کی خدمت کے لئے بفضلہ تعالیٰ کارہائے نمایاں انجام دیئے جارہے ہیں۔

حضرت خطیب اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی تحریروں کی ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور کے تعاون سے طباعت و اشاعت کے ساتھ ساتھ سیکڑوں موضوعات پر ان کی مسحور کن وجد آفریں آواز میں علمی تبحر، فقہی بصیرت اور عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھرپور تقاریر کی اشاعت کے لئے کیسٹ لائبریری بھی ادارے کے زیر اہتمام قائم ہے۔ علاوہ ازیں جیبی سائز کے اردو اور انگریزی میں دعائے سفر، تسبیح تراویح، دعائے قنوت، نماز عید کا طریقہ، نماز حاجت، نماز تسبیح، قصیدہ غوثیہ اور نعل پاک رسول ﷺ کے عکس کے نہایت خوش نما اور عمدہ کارڈ شائع کئے گئے ہیں۔

ادارے کے زیر اہتمام ماہ رجب المرجب کی تیسری جمعرات و جمعہ کو حضرت خطیب اعظم پاکستان قدس سرہ الرحمٰن کے سالانہ عرس کے علاوہ تمام اسلامی تیوہار اور محسنین اسلام ہستیوں کے مبارک ایام بھی شایان شان طریقے سے منائے جاتے ہیں۔

حضرت خطیب اعظم پاکستان قبلہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی پانچ تصانیف کا انگریزی میں ترجمہ کروایا جا چکا ہے اور مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی کے سربراہ خطیب ملت علامہ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی متعدد تصانیف اردو اور انگریزی میں پاکستان اور جنوبی افریقا سے شائع ہو چکی ہیں۔

مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے تمام کارکن ہمہ جاں مستعد ہیں اور تمام اہل محبت سے تعاون اور دعاؤں کے خواہاں ہیں۔

زیر نظر کتاب، بظاہر بنی ڈیو (جنوبی افریقا) سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف شائع ہونے والے ایک پوسٹر کا جواب ہے، مگر درحقیقت یہ کتاب عید میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانے والوں کے یقین کی پختگی اور قلبی طمانیت کے لئے بیش بہا سرمایہ ہے۔ یہ کتاب Islam's First Eid کے نام سے انگریزی میں جنوبی افریقا سے شائع ہوئی تھی۔ اس کا اردو متن پاکستان میں ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور کے تعاون سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ انگریزی میں بھی پاکستان سے شائع ہو چکی ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ وہ حضرت خطیب اعظم پاکستان قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند و جانشین خطیب ملت علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کے علم و عمل میں خیر و برکت اور ہم سب کی خدمات کی قبولیت کی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ

صوفی محمد حبیب الرحمٰن، محمد لیاقت، غلام قادر، صوفی میاں احمد
ڈاکٹر محمد امین قادری، ابو محمد، منظور احمد، سید محمد جنید شفیعی قادری

خادمین
مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی)
(پاکستان)

۱۹۹۰ء

اَللّٰهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا

پیش نوشت

اللہ کریم جلّ وشانہ وعزّ اسمہ کا بے پایاں فضل وکرم ہے کہ یہ فقیر ہمہ وقت، دین و ملت کی خدمت میں مشغول رہتا ہے اور اللہ کے پیارے اور آخری رسول رحمۃ للعالمین حضور پُر نور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ اور دفاع کی مقدور بھر کوشش، دارین میں حصول سعادت اور فلاح ونجات کے لئے کرتا ہے۔ دعا ہے کہ رب العزت جل مجدہ الکریم اپنے فضل سے اس عاجز وناتواں کی کاوشیں قبول فرما کر تمام اہل سنت وجماعت کے لئے مفید ونافع فرمائے۔ آمین۔

تحدیث نعمت کے طور پر عرض گزار ہوں کہ مجھ ہیچ مداں کو غوث العصر حضرت گنج کرم پیر سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے قدس اللہ سرہ ورضی اللہ عنہ سے ہر چہار سلاسل طریقت میں بیعت وارادت کا شرف حاصل ہے۔ تعلیم وتربیت کے حوالے سے اپنے والد گرامی مجدد مسلک اہل سنت، عاشق رسول، خطیب اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی قدس سرہ الباری کے علاوہ فقیہہ العصر شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالفضل غلام علی اشرفی اوکاڑوی مدظلہ العالی اور غزالی دوراں، امام اہل سنت علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ السامی سے نسبت تلمذ واسناد تفسیر وحدیث حاصل ہیں۔ مزید برآں عالم حجاز حضرت سید علوی مالکی مکی، مفتی بغداد ملا عبدالکریم مدرس اور فاضل جلیل علامہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی مدظلہم سے بھی اسناد اجازت عطا ہوئیں۔ متعدد مقتدر مشائخ عظام نے اس ہیچ میرز کو تمام سلاسل طریقت میں اجازت وخلافت سے نوازا۔ بایں ہمہ یہ کم ترین خود کو محض ایک مبتدی اور اہل اللہ کا کفش بردار جانتا ہے اور تمام اہل ایمان اہل محبت سے ہمہ وقت استقامت علی الحق اور خاتمہ بالخیر کی دعاؤں کا تمنائی ہے۔

اس خادم اہل سنت نے جب سے حرف ولفظ کی پہچان سیکھی، اس وقت سے اب تک اپنی عمر عزیز کا بیشتر وقت علوم وفنون کی تحصیل وتحقیق اور تحریر وتقریر ہی میں گزارا ہے۔ شب بیداری معمول ہے اور اہل علم وفضل اور کتاب وقلم سے شغف کا احوال احباب بخوبی جانتے ہیں۔ بلاد اسلامیہ، افریقا ویورپ کے طویل اور کٹھن سفر بھی کئے۔ جن یگانہ روزگار ہستیوں اور بارگاہوں کی زیارت وحاضری کا شرف حاصل ہوا اور جس قدر ان سے فیض یاب ہوا اس سے امید نجات کو یقین اور قلب وجان کو طمانیت وتسکین میسر ہے۔ الحمد للّٰہ علی احسانہ

میرے ابا جان قبلہ علیہ الرحمہ بہت جلد چلے گئے۔ ان کے بعد مجھ پر تو گویا پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اب یہ احساس سوا ہوتا ہے کہ ان کی ذات کتنے بڑے بڑے تلاطم خیز طوفانوں اور کتنے شر انگیز فتنوں کی راہیں مسدود کئے ہوئے تھی۔ وہ اپنے وجود میں کیا کچھ تھے، وہ جمال پیکر، بکمال مظہر تھے۔ کہتے ہیں کہ نیک آدمی کبھی تنہا نہیں ہوتا۔ ہم نے ابا جان کو ہر لمحے قدر دانوں، جاں نثاروں اور ارادات مندوں میں گھرا پایا۔ ان کے مخالف ومعاند بھی یہ جانتے تھے کہ ''مولانا اوکاڑوی'' محض ایک تنہا فرد کا نام نہیں، جمعیت حق کا نام ہے، عزیمت و استقامت اور حق وصداقت کی مستحکم چٹان کا نام ہے۔ ابا جان قبلہ کے استاذ محترم حضرت علامہ کاظمی نے صحیح فرمایا کہ ''مولانا اوکاڑوی جو خصوصیات خود میں رکھتے تھے ان کے سبب وہ محسود الاقران تھے۔'' وہ جہاں بھی گئے محبوب ومحترم ٹھہرے۔ دین وملت کے اس ان تھک مجاہد نے جو خدمات انجام دیں وہ ایک کارنامہ ہیں۔ سو سے زیادہ مساجد، اتنے ہی مدارس، متعدد ادارے، گراں قدر تصانیف اور اٹھارہ ہزار سے زائد سحر انگیز خطابات کی مثال قائم کر کے، لاکھوں کروڑوں کو اپنے محبوب آقا، مدینے والے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کا، دیوانہ بنا کے وہ ۱۲ رجب ۱۴۰۴ھ کی صبح درود وسلام کی وجد آفریں صدا لگاتے ہوئے خلد بریں کو روانہ ہوئے: ؎

ز دنیا برفتہ بہ شان رفیع　　　محمد شفیعش محمد شفیع (ﷺ)

وہ تو چلے گئے مگر ہمارے لئے اپنی نیکی، عزت اور محبت چھوڑ گئے۔ کس قدر سخت

آزمائش نے مجھے آگھیرا تھا۔ میں کچھ بھی کراؤں پر ان کی بات تو کچھ اور ہی تھی۔ ان کے سامعین و ناظرین اور قارئین کی تسلی و تسکین کوئی آسان مرحلہ نہ تھا۔ اور بد مذہب دریدہ دہن گستاخانِ رسول ﷺ ! یہ باور کرانا کون سا معمولی کام ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے اس جاں باز کا علم جہاد ویسا ہی ممتاز و سربلند ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ابا جان کی روح نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں ضرور میری سفارش کی ہوگی، یہ ان ہی کی نیکیوں کا فیض تھا جس نے تا ایں دم مجھے سرخرو کیا ورنہ ستم ظریفوں نے شاید کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اور اب بھی ان کی ستیزہ کاریاں کہاں تھمی ہیں، لیکن مجھے ان سب سے صرف یہی کہنا ہے کہ دشمنوں کی دشمنی سے کہیں زیادہ مجھ پر میرے کریم آقا و مولیٰ حضور سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور کرم گستری ہے، میرے باکمال بزرگ میری نگرانی اور مدد کرتے ہیں۔ اور سچ کہتا ہوں کہ خالق و مخلوق کے حبیب لبیب حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی اپنے مدح خواں کے لئے یہ مقبول دعا میرا سب سے بڑا سہارا ہے کہ: اے اللہ روح قدس سے میرے مداح کی مدد فرما۔ مجھے کسی ایک لمحے بھی یہ خیال نہیں آیا کہ کسی معاند کا کوئی خنجر، کوئی تیر رگ جاں سے جسم کا تعلق منقطع نہ کر دے، مجھے تو بس ایک ہی آرزو ہے کہ جسم سے روح نکلے تو نگاہیں جلوۂ محبوب اور زبان ان پر درود و سلام میں مشغول ہو۔ اور مجھے تو یہی حرف دعا یاد رہتا ہے کہ علم نافع کے ساتھ حق پر کمال ثبات تا دم آخر میرا نوشتہ ٹھہرے۔ اس دعا کے لئے سب سے صدائے آمین کا خواستگار ہوں۔

پہلے بھی کہیں عرض کیا ہے کہ اس خادم اہل سنت نے کبھی یہ نہیں چاہا کہ زبان و قلم سے نادانستہ بھی کسی کی دل آزاری ہو۔ امت میں انتشار و افتراق کسی تحریر و تقریر سے مجھے ہرگز گوارا نہیں۔ ہاں! بات ناموس رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ہو، ناموس صحابہ و اہل بیت، ناموس اولیاء و شعائر اللہ (رضی اللہ عنہم) کی ہو تو یہ فقیر احقاق حق اور ابطال باطل اپنا دینی و ملی بنیادی فریضہ سمجھتا ہے۔ ایسے مرحلے پر خاموشی، مصلحت آمیز سکوت میرے نزدیک منافقت کی بدترین قسم بلکہ کفر کے مترادف ہے۔ مجھے اپنی جان جانے کی فکر نہ ہوگی

مگر یہ بوجھ تو میری روح بھی سہار نہیں سکے گی کہ میں اپنے آقا و مولی، اپنے ماویٰ و ملجا کے بارے میں ہرزہ سرائی کرنے والے کی زبان کیوں نہ کھینچ سکا۔ یہ خاک سار عرض گزار ہے کہ دیو بندی وہابی تبلیغی ازم اور ہر باطل فرقے کے روئیں میری تمام تحریریں، تقریریں اسی نصب العین کا اظہار ہیں کہ میرے لئے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی ناقابل برداشت ہے۔ میری تمام توانائیاں مجھے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بے ادب کے لئے اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنے دیتیں جب تک میں اس دریدہ دہن کی ہفوات وخرافات کا جواب نہ دے دوں۔ کاش میرے ہاتھ میں صرف قلم نہ ہوتا اور مجھے وہ کچھ کر گزرنے کی توفیق بھی ہوتی جو میری غیرت ایمانی کا اصل تقاضا ہے۔

عید میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کائنات کی پہلی اور سب سے بڑی عید ہے۔ یہ اس ہستی سے نسبت رکھتی ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو پھر کوئی اور عید بھی نہ ہوتی، نہ کوئی عید منانے والا ہوتا۔ ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جو لوگ عید منانے پر آمادہ نہیں، مجھے ان سے اصرار بھی نہیں مگر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے کو "شرک و بدعت" کہنے والے ناوہندوں کی سرکوبی نہ کرنا میری برداشت سے باہر ہے۔ یہ میری محبت رسول اور غیرت ایمانی کا وہ تقاضا ہے جس کے پُر جوش سیل رواں کے آگے میں کسی مصلحت کا کوئی بند باندھنے کا متحمل نہیں رکھتا۔ اپنے محبوب ﷺ کے بارے میں زبان درازی کرنے والوں کو آئینہ دکھانا تو میرے رب کریم کی سنت ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ ان افتراء پردازوں کے بارے میں میرا عمل میرے معبود کی سنت کے مطابق ہے۔

ہنی ڈیو (جنوبی افریقا) میں جانے وہ کون تیرہ بخت ہے جس نے بزعم خود ۱۲ ربیع الاول کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت کی تاریخ بتا کر اس دن کو سوگ کا دن قرار دیا اور اس دن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منانے والوں کو غیر مسلموں کا پیروکار کہا ہے۔(☆)(العیاذ باللہ)

(☆) اس اعتراض کا جواب کتاب کے متن میں ملاحظہ فرمائیں۔

اس سے پہلے ''براہین قاطعہ'' نامی کتاب میں دیوبند کے شرک و بدعت ساز دارالعلوم کے دو بڑے جناب رشید احمد گنگوہی اور جناب خلیل احمد انبیٹھوی بھی ''ہر سال میلاد نبی منانے کو ہندوؤں کے کنہیا کی ولادت کا سانگ کرنا'' لکھ چکے ہیں۔ طرفہ تماشا یہ ہے کہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنہیا کی ولادت کا سوانگ کہنے والے گروہوں کے چیلے اب خود عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے ہیں جب کہ پہلے یہ لوگ ''سیرت النبی'' منایا کرتے تھے، شاید انہیں یہ سمجھ آگئی ہے کہ ''سیرت'' منائی نہیں، اپنائی جاتی ہے۔

زیر نظر کتاب، بمبئی ڈپو سے شائع ہونے والے ایک پوسٹر کا جواب ہے جو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز میں خود علمائے دیوبند کی تحریروں پر مشتمل ہے۔ کتاب کے مندرجات سے آپ پر یہ حقیقت بخوبی واضح ہو جائے گی کہ عید میلاد منانا بدعت نہیں بلکہ عید میلاد منانے سے روکنا ضرور بدعت ہے، اور اس شخص کی عقل پر خود عقل کو بھی افسوس ہوگا جو میلاد منانے کو شرک کہتا ہے۔ اسے لفظ ''میلاد'' کے معنی و مفہوم بھی معلوم نہیں ورنہ وہ میلاد کو شرک کہنے کی حماقت نہ کرتا۔ اسے جاننا چاہئے کہ میلاد منانا تو شرک کے تصور ہی کو باطل کرتا ہے۔ سچ ہے کہ جن کے سینے محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہیں انہیں علم نافع سے کیا واسطہ! اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے لوگوں اور ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

یہ وضاحت ضروری ہے کہ اس خادم اہل سنت نے بمبئی ڈپو کے پوسٹر کا جواب محض ناموس رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے تحفظ اور دفاع میں تحریر کیا ہے۔ تحدیث نعمت اور اہل سنت و جماعت کے یقین کی پختگی کے لئے سچ عرض کرتا ہوں کہ بفضلہ تعالیٰ میری یہ خدمت بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول ہوئی۔ تحریر کی تکمیل کے چار روز بعد اپنے محب وحبیب ہاشم منصور کے گھر بیٹ رٹیف سے اپنے میزبان الحاج عبدالخالق اسمٰعیل منصور کے ساتھ ڈربن گیا، وہاں یہ تحریر اشاعت کے لئے محترم محمد بانا صاحب شفیعی قادری، ناظم اعلیٰ مولانا اوکاڑوی اکادمی العالمی (جنوبی افریقہ) کو دی۔ اگلی صبح ۴ جنوری ۱۹۹۰ء کو اس غلام غلامان آل رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حبیب پروردگار، نبی مختار، سید

الکونین، جدالحسنین حضور سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا:

؎ یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ مجھ میں تو ایسی بات نہیں

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی عرض ہے، خدارا ایں کرم بار دگر کن

جنوبی افریقا میں مقیم، منصور فیملی کے اپنے تمام وابستگان اور ان تمام اہل محبت کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو مجھ گناہ گار کے لئے خیر و برکت کی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ کریم ان سب کو دارین میں اپنی رحمت سے نوازے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ و بارک وسلم اجمعین۔

بندہ! کوکب نورانی رااحمد (صلی اللہ علیہ وسلم) شفیع

(اوکاڑوی غفرلہ)

نحمده و نصلي و نسلم علىٰ رسوله الكريم وعلى اله واصحابه اجمعين
بسم الله الرحمن الرحيم

اللہ کریم جل شانہ کے فضل وکرم اور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، حضور پرنور، شافع یوم النشور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس نعلین شریف کی برکات سے یہ خادم اہل سنت ہمہ وقت دین ومسلک کی تبلیغ واشاعت میں مشغول رہتا ہے۔ اسی مقصد سے نومبر ۱۹۸۹ء میں تیسری مرتبہ جنوبی افریقہ اور دیگر ممالک کے دورے پر آیا۔ ۱۶، دسمبر ۱۹۸۹ء کولنازیا، جوہانس برگ (ٹرانس وال) میں احباب نے ایک پوسٹر مجھے دیا، جس کا عنوان "ISLAM'S THIRD EID" (اسلام کی تیسری عید) تھا۔ یہ پوسٹر (ندائے مدینہ) "CALL OF MADINAH" کے نام سے پوسٹ بکس ۲۹۹۷، ہنی ڈیو (Honey Dew) سے شائع ہوا تھا۔ لیکن اس پوسٹر پر لکھنے والے یا شائع کرنے والے کا نام درج نہیں تھا۔ (ایسے پوسٹر تحریر کرنے والے اپنا نام نہیں لکھتے، کیوں کہ ان کو اپنے لکھے پر یقین واعتماد نہیں ہوتا اور یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ علمائے حق اگر ان لکھنے والوں کی تحریر کی گرفت کریں گے تو ان کی اصلیت لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی اور ایسے پوسٹر لکھنے والوں کے حصے میں رسوائی اور ملامت کے سوا کچھ نہیں آئے گا۔) یہ ظاہر ہے کہ یہ پوسٹر اسماعیلی دیوبندی وہابی ازم کے (☆) مبلغوں نے لکھا ہے اور اس میں اپنی جہالت وسفالت اور خباثت کا ظاہر کیا ہے۔ حق اور حقیقت سے ان اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کا کوئی واسطہ

(☆) دیوبندی وہابی تبلیغی گروہ کے لئے "اسماعیلی" کا لفظ ہنی ڈیو یا میاز فارم والوں کو شاید کھٹکے اور وہ اس پر تلملانا شروع کر دیں، لہٰذا اس کی وضاحت کر دوں کہ برصغیر میں دیوبندی وہابی نظریات کی بنیاد جناب اسماعیل دہلوی جیسی بالا کوٹی ہیں جن کی گمراہ کن کتاب "تقویۃ الایمان" کے لئے رشید احمد گنگوہی صاحب کے تعریفی کلمات یہ فقیر اپنی کتاب "سفید وسیاہ" میں نقل کر چکا ہے۔ اگر "جوہانس برگ سے بریلی" کا مصنف ہم اہل سنت وجماعت کو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس اللہ سرہ کی نسبت سے "رضا خانی" لکھنے کی جسارت کر سکتا ہے تو اسے اسماعیل دہلوی کو اپنا امام ماننے پر "اسماعیلی" کہلانے جانے کا حوصلہ ضرور ہونا چاہیے۔

نہیں، اس لئے ان سے کوئی اچھی توقع ممکن نہیں۔ یہ اپنی زبان اور قلم ان برائیوں اور خرابیوں کے لئے استعمال نہیں کرتے جو مسلم معاشرے کو روحانیت سے دور کر رہی ہیں۔ یہ لوگ اپنی تمام توانائیاں صرف اس مقصد پر خرچ کر رہے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل سے محبت رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نکال دیں چوں کہ اس مقصد کے لئے ان کو اسلام دشمن قوتیں ہر طرح امداد فراہم کرتی ہیں، لہٰذا انبیاء واولیاء کی امداد کے منکر مگر طاغوتی سامراج کے یہ گداگر اپنے ان مددگاروں کو خوش کرنے اور خوش رکھنے کے لئے مسلمانوں میں انتشار وافتراق کی ہر طرح کوشش کرتے ہیں اور فتنہ وفساد کرواتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں ان اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی فسادیوں اور ان کے ہر شر سے اپنی پناہ میں رکھے اور مذہب حق پر استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

جنوبی افریقہ، سوازی لینڈ، بوٹ سوانا اور بھوتو سوانا وغیرہ کے افریقی ممالک کا میرا یہ تیسرا دورہ بھی میرے احباب نے اس طرح ترتیب دیا ہے کہ ہر لحہ مشغول گزر رہا ہے۔ بنی ڈیو کے اس پوسٹر میں کوئی معقول اعتراض یا کوئی علمی بات تو تھی نہیں، مگر احباب کا تقاضا ہے کہ اپنے سنی بھائیوں کو حقائق سے آگاہ رکھنا ضروری ہے، اس لئے دوران سفر چند لمحے (بالاقساط) نکال کر اس پوسٹر کے مندرجات کے جواب میں اصل حقائق پیش کر رہا ہوں، اور اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی ازم کی نظریاتی بنیاد جناب اشرفعلی تھانوی اور دیگر علمائے دیوبند کی تحریروں سے پیش کر رہا ہوں۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ خادم اہل سنت اس سے قبل تین کتابیں انگریزی میں پیش کر چکا ہے اور افریقہ ویورپ وغیرہ میں ان کتب کی اشاعت کے لئے حقوق اشاعت بھی محفوظ نہیں کئے بلکہ تمام اہل سنت کو عام دعوت ہے کہ ان کتابوں کے ذریعے حقیقت سے آگہی کے لئے ان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔

ان میں سے پہلی کتاب "Deo Band to Bareilly: The Truth" (دیوبند سے بریلی، حقائق) ہے، جس میں دیوبندی اور سنی اختلاف کے بارے میں یہ وضاحت ہے کہ یہ اختلاف کیا ہے؟ کیوں ہے؟ اور اس کا خاتمہ کس طرح ممکن ہے۔ اس کتاب کا پڑھنا ہر

مسلمان کے لئے ضروری ہے تاکہ اسے دیوبندی اور سنی کا بنیادی فرق معلوم ہوجائے۔

دوسری کتاب "Azaan and Durood Shareef" (اذان اور درود شریف) ہے۔ یہ کتاب میرے خلاف جنوبی افریقا سے شائع ہونے والے ایک فتویٰ کا جواب ہے، جس میں اسماعیلی و دیوبندی وہابی علماء کی تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اذان سے پہلے اور بعد درود شریف پڑھنا ہرگز بدعت نہیں۔ تیسری کتاب "White and Black" (سفید و سیاہ) ہے جو "ہانس برگ سے بریلی" کتابچوں کے جواب میں ہے اور نہایت اہم کتاب ہے۔ دیوبندی اور سنی اختلاف کے حقائق جاننے والوں کے لئے یہ کتاب اہم معلومات کا خزانہ ہے۔ اس خادم اہل سنت کی بہت جلد دو اور نہایت اہم کتابیں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ تک پہنچیں گی، ایک امامت اور دوسری بدعت (☆) کے مسائل اور حقائق کے موضوع پر ہے (دیگر کتب ان کے علاوہ ہیں)۔

اپنی کتاب "سفید و سیاہ" میں یہ خادم اہل سنت مشورۃً تمام اسماعیلی و دیوبندی وہابی مبلغوں سے عرض کر چکا ہے کہ وہ ہم اہل حق، اہل سنت و جماعت پر کوئی اعتراض اور فتویٰ زنی کرنے سے پہلے اس اعتراض کے بارے میں اپنے ہی مذہب کی ان شخصیات کا موقف ضرور معلوم کرلیا کریں جن کی "تعظیم و توقیر" میں انتہائی غلو کے سبب یہ لوگ "ملاں پرست" مشہور ہیں۔ ان اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کو اپنے ان "بڑوں" کی کتابوں کا مطالعہ خاص اہتمام سے کرنا چاہیے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ لوگ جو کفر و جرم اور فتویٰ ہم سنیوں پر چسپاں کرنے کی مذموم کوشش کرتے ہیں، اسی جرم اور فتویٰ کی زد سب سے پہلے ان کے اپنے ہی "بڑوں" پر پڑتی ہے۔ اس طرح یہ خود تو رسوا ہوتے ہی ہیں، اپنے ساتھ اپنے ان بڑوں کی رسوائی کا سامان بھی کرتے ہیں۔ اور اپنے ہی قلم سے اپنے ہی بڑوں کے کافر و مشرک اور بدعتی وغیرہ ہونے کی تائید و تصدیق کرتے ہیں۔ ہم سچے مسلمانوں پر

(☆) مسئلہ امامت شائع ہو چکی ہے اور بدعت کے بارے میں مختصر بحث میری کتاب "سفید و سیاہ" میں بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ (کوکب غفرلہ)

ناجائز فتوی بازی کی یہ "مار" ہی شاید ان لوگوں کا حصہ ہے۔ اللہ پاک ہمیں ان سے اور ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

ہنی ڈیو سے شائع ہونے والے پوسٹر میں (ایام اللہ) Days of Allah کے بارے میں دو جاہلانہ اعتراض کئے گئے ہیں۔ پہلا اعتراض یہ ہے کہ "ایک سنی مبلغ نے (پارہ ۱۳) سورۃ ابراہیم کی آیت ۵ کے الفاظ "وذکرھم بایام اللّٰہ" کا ترجمہ کیا ہے: "And teach them to remember the days of Allah" اور قرآن میں "And teach them" کے الفاظ نہیں ہیں، لہٰذا یہ الفاظ قرآن میں اضافہ کرنے اور دین کو بدلنے کے مترادف ہیں۔" (☆)

جواباً عرض ہے کہ معترض نے دراصل قرآنی آیت کے انگریزی ترجمے پر اعتراض کیا ہے اور اسے اعتراض کرتے ہوئے یہ خیال نہیں رہا کہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے، انگریزی زبان میں ہرگز نہیں۔ ہنی ڈیو والوں کے اس اعتراض کا اگر مطلب یہ ہے کہ ترجمہ درست نہ کرنا بھی قرآن اور دین کو بدلنا ہے تو وہ ازراہ عدل وانصاف اپنے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی علماء سے بھی اس معاملے میں کوئی رعایت نہ کریں، کیوں کہ قرآن کا ترجمہ کرتے ہوئے معنی و مفہوم کو بدلنا اور صحیح ترجمہ نہ کرنا دیوبندی وہابی علماء ہی کا شیوہ و شعار ہے بلکہ اس خادم کے پاس دیوبندیوں کی وہ کتابیں بھی ہیں جن میں قرآنی الفاظ کو بھی بدلا ہوا ہے۔ اور آیت کچھ اور ترجمہ کچھ کی متعدد مثالیں علمائے دیوبند کی تحریروں سے پیش کی جاسکتی ہیں۔ یہ خادم اہل سنت دیانت وصداقت سے عرض گزار ہے کہ And teach them کے الفاظ میں صرف teach کا لفظ معترض کے اعتراض کا ہدف ہونا چاہئے تھا کہ قرآنی الفاظ کے ترجمہ کے مطابق And اور them کے الفاظ کو بھی اعتراض میں شامل کر کے خود معترض نے اپنے اصول کے مطابق قرآن کو بدلنے کی کوشش کی ہے۔ جس سنی مبلغ پر اعتراض کیا گیا

(☆) جناب عبداللہ یوسف علی نے قرآن کے انگریزی ترجمہ میں اس آیت کا انہی الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔ ان کے لئے ہنی ڈیو والے کیوں فتویٰ جاری نہیں کرتے؟

سنّی مبلغ کے اردو الفاظ جانے کیا تھے؟ لیکن مترجم نے teach کا لفظ استعمال کرلیا۔ ہنی ڈیو والوں سے گزارش ہے کہ وہ جناب محمود الحسن دیوبندی کے کیے ہوئے اردو ترجمہ کے الفاظ کو انگریزی کے قالب میں سمو دیں اور teach کا لفظ نکال دیں۔

یہ فقیر (کوکب نورانی اوکاڑوی غفرلہ) وعدہ کرتا ہے کہ ہمارے جس سنّی مبلغ پر پوسٹر میں اعتراض کیا گیا ہے اسے teach کی بجائے زیادہ صحیح متبادل لفظ لگانے پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ لیکن ہنی ڈیو کے مشتہر کی طرف سے مجھے مذکورہ تمام سوالات کے جوابات کا انتظار رہے گا تاکہ اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی (نام نہاد) "علمائے حق" کی "حقانیت" کی قلعی کھل جائے۔

ہنی ڈیو کے پوسٹر میں پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم کی آیت نمبر ۵ پر دوسرا جاہلانہ اعتراض یہ ہے کہ "یوم عاشورہ، لیلۃ القدر اور شب برأت، ایام اللہ (اللہ کے دن) نہیں ہیں۔ کیوں کہ ابن عباس، مجاہد، قتادہ رحمۃ اللہ علیہم جو معتبر مفسرین ہیں ان کے مطابق ایام اللہ سے مراد وہ دن ہیں، جن دنوں میں اللہ نے اپنی رحمت یا عذاب لوگوں پر اتارا"

ہنی ڈیو والے جواباً ملاحظہ فرمائیں: حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی "تفسیر مظہری" علمائے دیوبند میں بہت مقبول ہے، ندوۃ المصنفین کے جناب سید عبدالدائم اس تفسیر کے مترجم ہیں۔ جلد ششم ص ۲۸۳ (مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی جنوری ۱۹۷۷ء) میں ہنی ڈیو والے ایک اور دیوبندی ندوی عالم کا کیا ہوا ترجمہ بھی ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیں: "وذکرھم بایام اللہ" "اور ان کو اللہ کی نعمتوں کی یاد دہانی کرو"۔

محمود حسن صاحب دیوبندی نے "ایام اللہ" کے الفاظ کا ترجمہ "دن اللہ کے" اور اشرف علی تھانوی صاحب نے "اللہ تعالیٰ کے معاملات" اور عبدالدائم صاحب نے "اللہ کی نعمتوں" کیا ہے۔ (لفظ "تعالیٰ" کے استعمال کے بارے میں بھی ہنی ڈیو والے کچھ فرمانا پسند کریں گے کیوں کہ مذکورہ قرآنی الفاظ میں یہ لفظ نہیں ہے اور تھانوی صاحب نے اسے قوسین (بریکٹ) میں نہیں لکھا)

ہے وہ انگریزی زبان میں قرآن کا ترجمہ نہیں کر سکتے اور معترض کا اعتراض انگریزی ترجمہ ہی پر ہے، اور مترجم نے and remind them کی بجائے and teach them کے الفاظ استعمال کئے ہیں جن کی وجہ سے نجدی دیوبندی والے بلبلا اٹھے ہیں۔ معترض اور اس کے ہم نواؤں سے یہ فقیر معلوم کرنا چاہتا ہے کہ (۱) قرآنی الفاظ کے ترجمہ میں معنی ومفہوم کو ادا کرنے کے لئے ترجمے کی زبان کے الفاظ میں کمی بیشی کرنا علمائے دیوبند کے نزدیک کیا حکم رکھتا ہے؟ (۲) قرآنی لفظ کے ترجمہ میں معنی ومفہوم کی صحیح ترجمانی کے لئے دوسری زبان کا صحیح یا متبادل لفظ نہ لگانا کیا حکم رکھتا ہے؟ (۳) قرآنی لفظ کے ترجمہ کو بدلنا یعنی غلط ترجمہ کرنا اور معنی ومفہوم بدلنا کیا حکم رکھتا ہے؟ ان سوالوں کے جواب ملنے تک معترض کے اعتراض کا جواب موقوف رکھتا ہوں، تاہم ان سے یہ ضرور عرض ہے کہ وہ نہایت سوچ سمجھ کر ایسا جواب لکھیں جس پر وہ خود قائم رہیں۔ قرآنی لفظ کے ترجمہ میں دوسری زبان کے صحیح متبادل لفظ نہ لگانے کی مثال دیو بندی کتابچہ "جو ہانس برگ سے بریلی" حصہ ۲ ص ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں جسے یہ خادم اہل سنت اپنی کتاب "سفید وسیاہ" میں نقل کر چکا ہے۔ اس پمفلٹ میں "العالمین" کے لفظ کا ترجمہ "Peoples" کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اس کے لئے بھی نجدی دیوبندیوں سے فتویٰ مطلوب ہے۔

مذکورہ قرآنی الفاظ "وذکرھم بایام اللّٰہ" کے بارے میں علمائے دیوبند کا احوال ملاحظہ ہو۔ دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس اور جناب اشرفعلی تھانوی کے استاد جناب محمود الحسن دیوبندی ان الفاظ کے ساتھ ترجمہ کرتے ہیں: "اور یاد دلا ان کو دن اللہ کے" (ترجمہ قرآن، مطبوعہ مدینہ پریس بجنور، یوپی (انڈیا) ۱۳۵۵ھ ص ۳۳۱) جناب اشرفعلی تھانوی نے ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے: "اور ان کو اللہ تعالیٰ کے معاملات یاد دلاؤ" (ترجمہ وتفسیر، مطبوعہ تاج کمپنی لمیٹڈ (پاکستان) فروری ۱۹۵۹ء ص ۵۱۲) نجدی دیو کے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی اپنے ان دونوں "بڑوں" کے بارے میں (بحوالہ ترجمہ) کچھ فرمانا پسند کریں گے یا ان دونوں کو "مرفوع القلم" قرار دے کر خود بھی اس زمرے میں شامل ہونا پسند کریں گے؟

اسی صفحے پر ترجمہ کے نیچے تفسیر مظہری میں ہے کہ'' ایام اللہ سے حضرت ابن عباس حضرت ابی بن کعب مجاہد اور قتادہ (رضی اللہ عنہم) کے نزدیک اللہ کی نعمتیں مراد ہیں۔'' اب ہنی ڈیو والے ہی بتائیں کہ عاشورہ محرم لیلۃ القدر اور شب برأت ، اللہ کی نعمتیں ہیں یا نہیں؟ ہنی ڈیو والے اگر یوم عاشورہ کے بارے میں معلومات نہیں رکھتے تو بخاری و مسلم ہی پڑھ لیں۔ مدینہ منورہ کے یہودی اس دن کو مناتے تھے۔ لیلۃ القدر وغیرہ کا بیان وہ اپنے اشرفعلی تھانوی صاحب کی تفسیر میں پڑھ لیتے۔ تاہم جن کے دل فیضان رسول (ﷺ) سے خالی ہوں، قرآن ان لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت اور شفا نہیں ہے۔ تفسیر ابن جریر، تفسیر خازن، تفسیر مدارک اور مفردات امام راغب یہ کتابیں اس وقت لکھی گئی تھیں جب '' دارالعلوم دیوبند'' نام کی کوئی عمارت اس سرزمین پر نہیں تھی۔ ان سب کتابوں میں تمام معتبر شخصیات نے ''ایام اللہ'' سے مراد وہ دن بتائے ہیں جن دنوں میں اللہ نے اپنے پیارے بندوں پر انعامات فرمائے۔

کیا ہنی ڈیو والے اور ان کے ہم نوا اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ''ایام اللہ'' صرف پچھلی امتوں کے لئے تھے اور ہمارے نبی پاک ﷺ کی امت کو'' ایام اللہ'' عطا نہیں ہوئے۔ بنی اسرائیل کو فرعون سے جس دن نجات ملے وہ دن تو'' ایام اللہ'' میں شامل ہو اور جس دن ساری کائنات کا نجات دہندہ تشریف لائے اس دن کو اللہ کے دنوں میں شامل نہ کیا جاسکے؟ نزول خوان (مائدہ) کا دن تو ایام اللہ میں سے ہو اور نزول قرآن مجید کا دن ایام اللہ میں شمار نہ کیا جاسکے۔ معلوم ہوتا ہے ہنی ڈیو والے صرف پچھلی امتوں کو ملنے والے دنوں ہی کو ایام اللہ مانتے ہیں اور باقی تمام دنوں کو شاید اپنے دن مانتے ہیں اور اس کے باوجود دوسروں پر شرک کے فتوے داغتے ہیں۔ ہنی ڈیو کے مشتہر اور ان کے ہم نوا شاید اس طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جن پر من جانب اللہ کسی دن کوئی انعام نہیں ہوا۔ اسی لئے یہ محروم، اپنی حسرت ہندوؤں اور عیسائیوں کے دنوں کو منا کر پوری کرتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ اپنے شرک و بدعت ساز دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ جشن کا مشرکہ ہندو

عورت سے افتتاح کروا کر دن منانے کی حسرت پوری کرتے ہیں۔ جناب اشرفعلی تھانوی ارواح ثلاثہ ص ۲۸۱ میں دارالعلوم دیوبند کو "اللہ کا مدرسہ" لکھیں تو ہمنی ڈیو والے جنت کے دار وغہ بن کر ٹکٹ بیچنے لگ جائیں اور ہم سنی اگر اللہ کے محبوب کریم نبی پاک ﷺ کی ولادت کے دن کو اللہ تعالیٰ کے خاص انعام کا دن کہیں اور منائیں تو اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کو پسو (Fleas) کیوں پڑ جاتے ہیں؟

قرآن کی سورہ مریم (پارہ ۱۶) میں حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہم السلام کے بارے میں ہے کہ "ان کی ولادت اور اس دنیا سے انتقال اور ان کے اٹھائے جانے کے دن پر سلام ہے۔" ہمنی ڈیو کے مشتہر سے سوال ہے کہ حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام کی ولادت اور دنیا سے انتقال اور اٹھائے جانے کے دنوں پر اللہ کا سلام ہے تو یہ دن "ایام اللہ" ہیں یا نہیں؟ ہر اہلِ ایمان ان دنوں کو ایام اللہ مانتا ہے۔ لہٰذا اس عقل پر سوائے افسوس کے کیا کیا جاسکتا ہے جو حضرت عیسیٰ اور یحییٰ علیہم السلام کی ولادت کے دن پر اللہ کی طرف سے سلام کا ذکر قرآن میں دیکھ کر بھی اللہ کے نبی کے یومِ ولادت کی اہمیت وعظمت کو تسلیم نہ کرے اور نبیوں کے نبی حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے دن کو ایام اللہ میں سے نہ مانے اور اس دن کو اللہ کی سب سے بڑی نعمت ورحمت کی یاد کر کے خوشی منانے اور شکر ادا کرنے کا قائل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے بدعقیدہ لوگوں اور ایسی بدعقیدگی سے اپنی پناہ میں رکھے۔

ہمنی ڈیو والے اپنے ہی علمائے دیوبند سے "عید میلاد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کی عظمت کا بیان ذرا توجہ سے ملاحظہ فرمالیں۔

رسالہ "جمعہ کے فضائل و احکام" کے ص ۴ (مطبوعہ اسلامی کتاب گھر، کراچی) پر جناب اشرفعلی تھانوی فرماتے ہیں کہ "امام احمد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے اس لئے کہ اس شب میں سرورِ عالم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضرت (ﷺ) کا تشریف لانا اس قدر خیر وبرکت کا سبب ہوا جس کا شمار حساب کوئی نہیں

کرسکتا (اشعۃ اللمعات فارسی، مشکوۃ شریف)"۔ ہنی ڈیو کے مشتہر اور ان کے ہم نوا شاید جانتے ہوں گے کہ لیلۃ القدر کو قرآن کریم میں ہزار مہینے سے بہتر فرمایا گیا ہے اور ہنی ڈیو والے شاید امام احمد رضی اللہ عنہ کو بھی جانتے ہوں گے ورنہ اسماعیلی، یو بندی، وہابی تبلیغی اپنی نظریاتی بنیاد تھانوی صاحب کو تو ضرور جانتے ہیں۔ وہی تھانوی صاحب امام احمد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھ رہے ہیں کہ جس شب میں رحمۃ للعالمین حضور ﷺ اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک میں جلوہ افروز ہوئے وہ شب کوئی عام شب نہیں بلکہ لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے اور اس قدر افضل ہے کہ (لیلۃ القدر کی فضیلت تو ہزار ماہ سے بہتر ہے مگر) اس شب کی فضیلت اور مرتبہ کا شمار وحساب کوئی نہیں کرسکتا۔ تھانوی صاحب کو اپنی نظریاتی بنیاد ماننے والے بتائیں کہ جس شب نبی کریم ﷺ اپنی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کے شکم مبارک میں جلوہ افروز ہوئے جب وہ شب لیلۃ القدر سے بے شمار درجہ زیادہ فضیلت ومرتبت رکھتی ہے تو جس شب رسول اللہ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک سے اس دنیا میں مجسم ہوکر تشریف لائے اس شب کی فضیلت و عظمت لاکھوں لیالی قدر (شبان قدر) سے زیادہ کیوں نہ کہی جائے؟

ہنی ڈیو کے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی تو لیلۃ القدر کو "ایام اللہ" میں شامل ماننے کو تیار نہیں، وہ شب میلا دمصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کس خاطر میں لائیں گے۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ شیطان لعین کے مردود ہونے کا سبب سب جانتے ہیں کہ وہ اللہ کے نبی حضرت آدم علیہ السلام کو کسی خاطر میں نہیں لایا۔ قارئین خود اندازہ کرلیں گے کہ اصل آدم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت وعظمت کے منکر کس درجہ میں ہیں۔ اللہ کریم ہمیں ان سے اور ان کے ایسے نظریات سے اپنی پناہ میں رکھے، آمین۔

ہنی ڈیو کے پوسٹر کا عنوان "اسلام کی تیسری عید" ہے۔ مگر یہ عقل کے اندھے چوں کہ حقیقت سے بے خبر ہیں اس لئے انہوں نے "عید میلا دالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کو "تیسری عید" کہا ہے اور اسے بھی تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ انہیں نہیں معلوم کہ عید

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کی تیسری عید نہیں بلکہ دنیائے اسلام کی ''پہلی عید'' ہے۔ اگر یہ عید نہ ہوتی تو عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا تصور بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی عید منانے والے ہوتے۔ چناں چہ یہ اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی جو خود کو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے خاندان کا ''اصلی پیروکار'' ظاہر کرتے ہیں اور ولی اللّٰہی نظریات و افکار کے پابند ہونے کے نام نہاد دعوے دار ہیں، یہ لوگ (حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کو خوب جانتے ہوں گے۔ یہی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی ''تفسیر عزیزی'' میں حدیث قدسی (فرمان الٰہی) نقل فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''لولاک لما اظھرت الربوبیۃ''۔ اگر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلقت نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت (رب ہونے) کی شان ہی ظاہر نہ فرماتا۔ یہ ارشاد اس حقیقت کو ظاہر کر رہا ہے کہ اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی معرض وجود میں نہ آتی۔ کسی انسان کا وجود نہ ہوتا تو کسی عید کا تصور بھی نہ ہوتا۔ جناب ظفر علی خاں بھی ''مولانا'' کہلاتے تھے اور دیوبند سے وابستگی رکھتے تھے وہ بھی اپنے ایک شعر میں یہی کہتے ہیں

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

کتاب ''میلاد النبی (ﷺ)''، مطبوعہ کتب خانہ جمیلی، ماڈل ٹاؤن، لاہور کے ص ۱۹۲ پر جناب اشرف علی تھانوی فرماتے: ''آپ (ﷺ) کے نور مبارک کی برکت یہ ہے کہ تمام عالم کا وجود آپ (ﷺ) کے نور سے ہوا۔''

جس ہستی کی برکت سے ہمیں وجود نصیب ہوا، دین اسلام، ایمان، قرآن، رمضان اور معبود حقیقی اللہ سبحانہ کا عرفان نصیب ہوا، جس کی برکت سے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ اور ان کی خوشیاں نصیب ہوئیں، اس ہستی کی اس دنیا میں تشریف آوری کا دن مسلمانوں کی پہلی اور سب سے بڑی عید اور خوشی کا دن ہے۔ نعمت و فرحت کے حصول کا دن بلاشبہ عید کا دن

ہے جس کا ثبوت قرآن کریم میں موجود ہے اور کچھ اس طرح کہ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے اگلے پچھلے سب کے لئے عید ہونے کی دعا فرماتے ہیں۔ چناں چہ ملاحظہ ہو: ''ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا۔ (اے ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے ایک خوان (مائدہ) نازل فرما تا کہ وہ (خوان کے نزول کا دن) ہمارے لئے عید ہو جائے ہمارے اگلوں اور ہمارے پچھلوں کے لئے) قرآن سے ثابت ہوا کہ نعمت کے نزول کا دن، عید کا دن ہوتا ہے۔ (☆)

قرآن کریم ہی میں ہمیں نعمت کے حاصل ہونے پر خوشی کا حکم دیا گیا ہے۔ چناں چہ ارشاد ربانی ہے: ''قل بفضل اللّٰہ و برحمتہ فبذلک فلیفرحوا''۔ (فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل و رحمت کے ملنے پر خوشی کرنی چاہئے)۔ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں فضل و رحمت کے ملنے پر خوشی کو (عین محمود سراسر نافع است) بہت اچھا اور سراسر نفع بخش فرماتے ہیں۔

قرآن کریم کی سورۂ اعراف آیت ۶۹ میں ارشاد ربانی ہے ''فاذکروا آلاء اللّٰہ لعلکم تفلحون''۔ (سو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تا کہ تمہارا بھلا ہو)۔ اور آیت ۷۴ میں ہے ''فاذکروا آلاء اللّٰہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین''۔ (سو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو) اور سورۃ الضحیٰ میں ہے: ''واما بنعمة ربک فحدث''۔ (اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو)۔ ان ارشادات ربانی میں یہ حقیقت واضح ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا اور ان نعمتوں کے ملنے پر خوشی کرنا اور ان نعمتوں کا چرچا کرنا نہایت پسندیدہ ہے اور نعمتوں کو یاد کرنے سے منع کرنا، نعمتوں کے چرچے سے روکنا، فساد برپا کرنا ہے۔ قرآن سے یہ ثابت ہوا کہ جو لوگ اللہ کی نعمت کا شکر کرتے اور اس

(☆) نزول خوان کے دن کو عید بنانے کی خواہش حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی اور اللہ کے نبی کے بارے میں یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ اس نے کسی غلط کام کی خواہش کی۔ دعائے عیسیٰ سے نزول نعمت کے دن کا ''عید'' ہونا ثابت ہوتا ہے اور اہل ایمان اہل محبت کے لئے اس قرآنی ثبوت کے بعد اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت و رحمت، حضور ﷺ کے تشریف لانے کے دن کے ''عید'' ہونے میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔

نعمت کے ملنے پر خوشی مناتے ہیں اور اس نعمت کا چرچا کرتے ہیں وہ اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں اور جو نعمت کے ملنے پر خوشی اور چرچا کرنے سے روکتے ہیں وہ فسادی اور احسان فراموش ہیں۔

اور بیان القرآن میں جناب اشرف علی تھانوی "وذکرھم بایام اللہ" کی تفسیر میں ص ۵۱۲ پر فرماتے ہیں: "اور اللہ تعالیٰ کے معاملات (نعمت اور نقمت کے) یاد دلاؤ۔ ۔ کیوں کہ نعمت کو یاد کر کے شکر کرے گا۔" اور کتاب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ص ۴۹ پر فرماتے ہیں: "خدا تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کو بطور امتنان کے فرمایا ہے تو اس سے ہم کو سبق لینا چاہئے کہ ہم ایک تو روزانہ (تشریف آوری کا ذکر) کیا کریں اور اگر کوئی کہے کہ (تشریف آوری کا ذکر) قرآن کی تلاوت میں آہی جاتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مجمل ہوتا ہے اس سے اکثر (لوگ) کو تفصیل نہیں سمجھ سکتے۔" اسی کتاب کے ص ۵۰ پر فرماتے ہیں" معلوم ہوا کہ ولادت پر فرح، جائز موجب برکت ہے جواب اس کا بھی ظاہر ہے کہ ہم نفس فرحت کے منکر نہیں ہیں بلکہ اس پر ہر وقت عامل ہیں۔"

جناب شبیر احمد عثمانی اپنی تفسیر کے ص ۲۸۷ پر فرماتے ہیں: "کسی نعمت پر اس حیثیت سے خوش ہونا کہ اللہ کے فضل ورحمت سے ملی ہے، محمود ہے۔" اور ص ۳۰۵ پر فرماتے ہیں: "جو احسانات مذکور ہوئے اور ان کے علاوہ خدا کے بے شمار احسانات یاد کر کے اس کے شکر گزار اور فرماں بردار بننا چاہئے۔" اور ص ۷۹۹ پر فرماتے ہیں کہ "محسن کے احسانات کا بہ نیت شکر گزاری چرچا کرنا شرعاً محمود ہے۔"

قارئین کرام! ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کا طالب ہے اور ہر مسلمان بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی نعمت بلکہ اللہ کی تمام نعمتوں کی اصل اور سب سے بڑی رحمت ہمارے ملجا و ماویٰ ہمارے کریم و رحیم آقا و مولیٰ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ایسی نعمت عظمیٰ ہیں کہ ان کو ہمیں عطا کر کے اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا احسان جتا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا معبود و خالق ہو کر اپنے

حبیب کے چہرہ اقدس کی، ان کی عمر مقدس کی، ان کے شہر مکرم کی، ان کے زمانہ اطہر کی، ان کے قول کی مبارک قسمیں (سوگند) یاد فرماتا ہے۔ ان کی تعظیم وتوقیر کا ہمیں حکم فرماتا ہے، ان کی بارگاہ کے آداب تعلیم فرماتا ہے اور واضح فرماتا ہے کہ اگر میں اپنا یہ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا نہ کرتا تو زمین وآسمان کو پیدا نہ کرتا۔ ہر وہ شخص جو اس حقیقت کو جانتا ہے وہ ایسی نعمت عظمیٰ کے ملنے پر ہر لمحے شکر کی ادائی میں محو رہے پھر بھی شکر کا حق ادا نہ ہو۔ یہ تو ہمارے رب کریم کی کمال مہربانی ہے کہ اس نے ہمیں یہ توفیق بخشی ہے کہ ہم جشن میلاد، ذکر ولادت وسیرت وفضائل واحکام اور درود وسلام کی محفلیں اور جلسہ دجلوس، کچھ چراغاں، مختصر صدقہ وخیرات اور اشیائے خورد ونوش تقسیم کرکے مقدور بھر خوشی کا اظہار کر لیتے ہیں۔ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا بیان، ان کی تشریف آوری کے مقصد کے ساتھ بیان کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اس نعمت عظمیٰ کے ساتھ کمال وابستگی کا شوق پیدا ہو اور ان کے فضائل وسیرت سن کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوارا جائے۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کوئی خلاف شریعت کام ہم گوارا نہیں کرتے کیوں کہ ہمارا خوشی منانا اللہ کے حکم سے ہے اور اللہ کی رضا کے حصول کے لئے ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ کسی ناجائز طریقے سے رضائے الٰہی کا حصول ممکن نہیں۔ خود تھانوی صاحب نے فرمایا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر، اللہ تعالیٰ نے بطور امتنان فرمایا ہے یعنی احسان جتا کے کیا ہے کہ جس حبیب کی خاطر سب کچھ بنایا، اپنا وہ حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی تمہیں دے دیا لہٰذا اس نعمت کے ملنے پر خوشی اور چرچا کرنا ضروری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت پر خوان نازل ہوا تو وہ اس دن عید منائیں تو ہم اس ہستی کے آنے کے دن عید کیوں نہ منائیں کہ اگر وہ ذات اقدس نہ ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی نہ ہوتے اور خوان تو کیا قرآن بھی نازل نہ ہوتا۔

قرآن کریم ایک بار نازل ہوا، لیکن جس رات نازل ہوا، وہ رات قیامت تک کے لئے قدر ومنزلت والی ہوگئی۔ ہر سال "جشن نزول قرآن" دیو بندی وہابی تبلیغی بھی مناتے

ہیں۔ تو پھر ان سے پوچھئے کہ کیا اب بھی ہر سال قرآن نازل ہوتا ہے؟ جواب یہی ہوگا کہ ''نہیں''۔ تو پھر یہ لوگ قرآن کے نزول کا جشن کیوں مناتے ہیں اور صرف ماہ رمضان میں کیوں مناتے ہیں سال کے باقی ماہ وایام میں قرآن کے نزول کے جشن کیوں نہیں مناتے؟ اور جشن نزول قرآن منانے کی ''ہیئت کذائیہ'' کے لئے اپنے من مانے اور خود ساختہ طریقے کیوں اپناتے ہیں؟ یہ لوگ ہر سال تاریخ، وقت، جگہ، پروگرام اور دیگر لوازم کے تعین سے اپنے مدرسوں کے، اپنے مفتیوں کی برسی کے دن مناسکتے ہیں، ان کے نام سے ادارے اور عمارتیں بناسکتے ہیں، سالانہ تعین سے اپنے مختلف اجتماع کر سکتے ہیں، طرح طرح کے جلوس نکال سکتے ہیں، یہی نہیں بلکہ جنوبی افریقا میں کرسمس، ایسٹر اور ہولی دیوالی وغیرہ غیر مسلموں کی نسبت زیادہ اہتمام سے مناکر بھی ''بدعتی'' نہیں بلکہ بزعم خود مسلمان ہی رہتے ہیں، تو سچے سنّی مسلمانوں پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منانے پر بدعتی ہونے کا فتویٰ کیوں داغا جاتا ہے؟ پاکستان میں اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسہ وجلوس اور چراغاں وغیرہ کا اہتمام خود بھی کرتے ہیں اور دوسروں کی طرف سے کئے جانے والے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ شیعوں کے زیر اہتمام ''یوم حسین'' (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے جلسوں میں ''تھانوی فیملی'' نمایاں نظر آتی ہے (☆) اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کے زیر اہتمام یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر جلوس نکالا جاتا ہے، سالانہ تعین سے اصحاب ثلاثہ (سیدنا صدیق ابوبکر، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم) اور دیگر صحابہ کرام کے دن جس اہتمام سے منائے جاتے ہیں وہ سب جانتے ہیں (خلیفہ چہارم حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کا دن منانا شاید ان کے نزدیک بدعت ہے)۔ محرم کے مہینے میں پورے دس دن یہ لوگ مناتے ہیں، فاتحہ وبرسی کے تشہیر وتعین کے ساتھ اجتماع ہوتے ہیں، قرآن خوانی، مناقب اور طعام سب کچھ ہوتا ہے، اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی یہ سب کام کریں تو ان کے اسلام میں کچھ فرق نہیں آتا، ان کے مفتیوں کو شاید شیطان سونگھ جاتا ہے

(☆) تفصیل اور تصویری ثبوت کے لئے میرا رسالہ ''اپنی ادا دیکھ'' ملاحظہ فرمائیں۔ (کوکب غفرلہ)

اسی لئے کوئی فتویٰ جاری نہیں ہوتا، اور اگر سچے سنّی مسلمان اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکرِ ولادت منائیں تو ہر دیوبندی مفتی شرک و بدعت اور حرام و ناجائز کے فتوے اگلنے لگ جاتا ہے۔ کیا انہی باتوں پر یہ خود کو "علمائے حق" کہتے ہیں؟

اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کی نظریاتی بنیاد اشرفعلی تھانوی صاحب ہر سال میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک مہینے میں خصوصی جلسہ کرتے تھے۔ ان کے خاص مواعظ کو جمع کر کے جو کتاب پاکستان میں پہلی بار دیوبندیوں کی طرف سے شائع کی گئی ہے، اس کا نام "میلاد النبی" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ (☆) اس کے ص ۱۹ پر خود تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنا میلاد و بیان کیا لیکن کم بیان کیا۔ چناں چہ وہ فرماتے ہیں: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں اپنی ولادت شریف کا ذکر تو بہت کم کیا اور احکام کا ذکر بہت زیادہ کیا اتباعِ سنت تو یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مدت العمر میں جس قدر اپنی ولادت شریف کا ذکر فرمایا ہے اسی قدر تم بھی ذکرِ ولادت کرو اور جتنا احکام کا ذکر فرمایا ہے اسی قدر تم بھی احکام کا ذکر کرو"۔ تھانوی صاحب نے اتباعِ سنت کا یہ قانون صرف میلاد کے ذکر کے لئے ہی کیوں اور کیسے گڑھ لیا، باقی معاملات میں اس قانون کو روا کیوں نہیں جانا؟ اس کا جواب شاید ہی ڈیو میں موجود تھانوی صاحب کے متبعین بیان کر سکیں۔ لیکن وہ تو میلاد کے قائل ہی نہیں، لہٰذا جو اتباعِ سنتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہیں کرتے وہ اتباعِ تھانوی بھی کہاں کرتے ہوں گے۔ اسی کتاب میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ص ۷۴ پر وہ اپنے ہی تھانوی صاحب کے یہ الفاظ بھی ملاحظہ فرمالیں، تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ "ہم تو کہتے ہیں کہ اس (ذکرِ میلاد) کو وظیفہ کے طور پر کرو اور قرآن ہی میں اس کا وظیفہ ہونا جگہ جگہ مذکور ہے، لقد جاء کم رسول من انفسکم اور قد جاء کم من اللّٰہ نور و کتاب علیٰ ھذا اور بہت جگہ قرآن شریف میں مذکور ہے"۔ تھانوی صاحب نے پہلے فرمایا کہ اس قدر

(☆) بھارت میں یہ کتاب "ارشاد العباد فی عید المیلاد" کے نام سے سادھورہ، انبالہ سے شائع ہوئی تھی۔

ذکر میلاد کرو جتنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی عمر شریف میں کیا، پھر فرمایا کہ ذکر میلاد کو وظیفہ کے طور پر یعنی روزانہ کرو اور اسے کلام الٰہی سے اللہ کی سنت ثابت کیا۔ تھانوی صاحب کی ایسی ہی بھانت بھانت کی بولیوں نے دیوبندیوں کے لئے سخت مصیبت کر دی ہے، یہی نہیں بلکہ تھانوی صاحب نے صرف میلاد شریف کے جلسوں، محفلوں میں تقاریر کے لئے (ان کے بقول صحیح روایتوں پر مشتمل) خاص کتاب تحریر کی جس کا نام "نشر الطیب" ہے اور اس کتاب کے مندرجات نے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔

ہتی ڈیو والے غور فرمائیں کہ ان کے تھانوی صاحب ہی نے ثابت کر دیا کہ ذکر میلاد، بدعت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ تھانوی صاحب نے یہ ثبوت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہینے میں محفل منعقد کر کے بیان کیا۔ اب ان سچے سنی مسلمانوں کو تھانوی صاحب کی ذریت کیوں بدعتی کہتی ہے جو سال بھر تمام محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں صرف ذکر میلاد ہی نہیں کرتے بلکہ فضائل وسیرت اور احکام کا ذکر زیادہ کرتے ہیں۔ تھانوی صاحب کے مطابق بھی ہم اہل سنت و جماعت کا عمل درست ثابت ہوا، اس کے باوجود اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی انکار کریں تو یہ محض ان کی ہٹ دھرمی اور بدقسمتی ہے۔

جناب رشید احمد گنگوہی کو تمام دیوبندی اپنا "مطاع الکل" کہتے ہیں۔ ان کی شان میں اشرفعلی تھانوی صاحب کے استاد جناب محمود الحسن دیوبندی نے نہایت مبالغہ آمیز مرثیہ اور دیگر منظومات لکھی ہیں۔ ان گنگوہی صاحب کے استاد شاہ عبدالغنی دہلوی اپنی کتاب "شفاء السائل" میں لکھتے ہیں: "حق آنست کہ نفس ذکر ولادت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وسرور فاتحہ نمودن یعنی ایصال ثواب بروح پر فتوح سید الثقلین از کمال سعادت انسان است۔" (اور حق یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور ثواب پہنچانے کے لئے فاتحہ شریف پڑھنے اور (میلاد کی خوشی منانے ہی میں) انسان کی

پوری بھلائی ہے۔) ہنی ڈیو کے مشتہر اپنے گنگوہی صاحب کے استاد شاہ عبدالغنی دہلوی صاحب کو کیا کہیں گے جو میلاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم منانے کو انسان کی کامل سعادت فرما رہے ہیں؟ ہنی ڈیو کے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی اور ان کے ہم نوا اگر خود اس کامل سعادت سے محروم ہیں تو اپنی محرومی کا ماتم کریں اور اہل سعادت پر بے جا فتوی بازی کر کے اپنی شقاوت میں اضافہ نہ کریں۔

ہنی ڈیو کے اسماعیلی دیوبندی وہابی اپنی جہالت وسفالت کے سبب ایک اعتراض یہ کرتے ہیں کہ "۱۲ ربیع الاول کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت ہوئی اور ۱۲ ربیع الاول ہی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خلفاء، اولیاء کرام اور اماموں نے ۱۲ ربیع الاول کو 'عید' کے نام سے نہیں پکارا، نہ ہی کسی معتبر کتاب میں عید میلاد کا ذکر ہے، لہذا عید میلاد منانے والے بدعتی ہیں جو قیامت کے دن حوض کوثر کے جام نوش نہیں کر سکیں گے، اوعرس، میلاد اور گیارہویں کرنے والو اپنی آنکھیں کھولو۔"

جواباً عرض ہے: اے مشرک ہندو عورت سے اپنے ہیڈ کوارٹر دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ جشن کا افتتاح کروانے والو، اپنے مفتیوں کی برسیاں منانے والو، ہندو مشرکوں کو مسجد کے محراب ومنبر پر بٹھانے والو، ہو سکے تو تم بے جا ضد اور بغض وعناد کو چھوڑ کر اپنی آنکھیں اور بند دماغ کھولو اور حقائق کو دیکھو اور سمجھو۔

یہ خادم اہل سنت آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کے پاس کیا قطعی ثبوت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت کی تاریخ ۱۲ ربیع الاول ہے؟ پورے وثوق سے یہ فقیر عرض گزار ہے کہ پیر کا دن تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے لئے واضح طور پر ثابت ہے، مگر جس سن ہجری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی، اس سال ربیع الاول شریف کے مہینے میں پیر کے دن ۱۲ تاریخ تقویم سے ہرگز ثابت نہیں۔ نشر الطیب ص ۲۰۳ کے حاشیہ پر جناب اشرفعلی تھانوی لکھتے ہیں:"

اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارہویں (تاریخ) جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیوں کہ اس سال ذی الحجہ کی نویں (تاریخ) جمعہ کو تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے پس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کو کسی طرح نہیں ہو سکتی۔" (☆) اپنے ہی تھانوی صاحب کی گواہی کے بعد دیو بندیوں کو مزید تردد نہیں ہونا چاہئے، اس کے باوجود یہ خادم اہل سنت آپ کو چیلنج کرتا ہے کہ آپ تقویم سے اس سال ربیع الاول میں ۱۲ تاریخ پیر کے دن ثابت کر دیں۔ مزید عرض ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت جمعہ کے دن ہوئی۔ مگر میلاد آدم (علیہ السلام) کی خوشی کو باقی رکھا گیا اور جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید بنایا گیا۔ ہنی ڈیو والے بتائیں کہ ہر ہفتے، جمعہ کے دن تمام مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کے میلاد کی خوشی میں عید مناتے ہیں یا وفات کے غم میں؟ حیرت کی بات ہے کہ میلاد آدم کا دن تو سب کے لئے عید ہوا اور وہ عظیم ترین ہستی جس کے طفیل حضرت آدم علیہ السلام کو وجود ملا، اس معظم ہستی کے میلاد کے دن کو عید کہنے پر کانوں میں ابلتا تار کول اترتا محسوس ہو۔

ہنی ڈیو والے کہتے ہیں کہ "کسی معتبر کتاب میں یوم میلاد کو عید نہیں لکھا گیا۔" فی الوقت میرے پاس موجود کتاب کے اعتبار کے لئے صرف اتنا ہی کہوں گا کہ اشرفعلی تھانوی صاحب نے اور تمام علمائے دیو بند نے اس کتاب کو اپنی تحریروں کی وقعت ظاہر کرنے کے لئے حوالہ دے کر جگہ جگہ اس کا ذکر کیا ہے اور نشر الطیب تو اس کتاب کے حوالوں سے بھری ہوئی ہے اور ہنی ڈیو والوں کی مزید تسلی کے لئے عرض ہے کہ اس کتاب کے عربی متن کے اردو ترجمہ پر تعریفی تقاریظ علمائے دیو بند نے لکھی ہیں۔ اس کتاب کا نام "مواہب لدنیہ" ہے ترجمہ کو "سیرۃ محمدیہ" بھی کہا جاتا ہے۔

امام احمد بن محمد بن ابی بکر الخطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب پانچ سو برس پرانی

(☆) حضور ﷺ کے اس دنیا سے رحلت فرمانے کی تاریخ یکم یا ۲ ربیع الاول ہے۔ (کوکب غفرلہ)۔ دیکھئے طبقات ابن سعد، ج ۱ ص ۲۱۴۔ البدایہ والنہایہ، ج ۱ ص ۳۴۰۔ مقالات رسول رحمت، ابو الکلام آزاد، ص ۲۵۴۔ دائرہ معارف اسلامیہ، ج ۱۹ ص ۷۴۔ تفسیر مظہری، ج ۲ ص ۱۱۰۔

ہے ۔اس کی شرح ''زرقانی'' آٹھ ضخیم جلدوں میں علامہ ابوعبداللہ محمد زرقانی نے لکھی جو اہل علم میں بہت قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے ۔ ۱۳۲۸ ہجری میں جن علمائے دیوبند نے اس کتاب پر تعریفی تقاریظ لکھیں ان کے نام بھی ملاحظہ فرمالیں: (۱) جناب محمد احمد مہتمم دارالعلوم دیوبند ومفتی عالیہ عدالت ممالک سرکار آصفیہ نظامیہ (۲) جناب محمد حبیب الرحمٰن مددگار مہتمم دارالعلوم دیوبند (۳) جناب اعزاز علی مدرس، مدرسہ دیوبند (۴) جناب سراج احمد رشیدی مدرس، مدرسہ دیوبند (۵) جناب محمد انور معلم، دارالعلوم دیوبند۔

اس کتاب کے ص ۷۵ پر امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس مرد پر رحم کرے جس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے مبارک مہینہ کی راتوں کو ''عیدین'' اختیار کیا ہے تاکہ اس کا یہ (عید) اختیار کرنا ان لوگوں پر سخت تر بیماری ہو جن کے دلوں میں سخت مرض ہے اور عاجز کرنے والی لا دوا بیماری، آپ کے مولد شریف کے سبب ہے۔'' ہمیٰ ڈیو والوں نے معتبر کتاب سے مطلوبہ لفظ ''عید'' ملاحظہ فرمالیا۔ اگر امام قسطلانی کی تحریر سے اتفاق نہیں تو مذکورہ علمائے دیوبند کو ملامت کیجئے جنہوں نے اس کتاب کو بہترین اور اس کے ترجمہ کو بہت بڑی نیکی لکھا ہے۔

اپنے قارئین کے ایمان کی تسکین کے لئے اسی کتاب کے اسی صفحے سے کچھ جملے مزید نقل کر رہا ہوں۔

ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کرنے پر ابولہب کو قبر میں ہر پیر کے دن جو فائدہ ہو رہا ہے (☆)، اس کے تذکرے کے بعد امام قسطلانی فرماتے ہیں: ''رسول اللہ

(☆) ابولہب رشتے ناتے کے لحاظ سے ہمارے نبی ﷺ کا چچا تھا۔ امام قسطلانی نے جس واقعہ کا تذکرہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ ابولہب (عبدالعزیٰ) کی کنیز ثویبہ نے ابولہب کو حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خبر سنائی کہ تیرے بھائی عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے گھر نہایت حسین وجمیل فرزند پیدا ہوا ہے۔ ابولہب اس خبر کو سن کر اس قدر خوش ہوا کہ اس نے اپنی انگلی کے اشارے سے اپنی کنیز کو اس خبر سنانے کے انعام میں آزاد کر دیا۔ جب نبی پاک ﷺ نے اعلان نبوت فرمایا تو ابولہب نے حضور ﷺ کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ سخت دشمن ہو گیا اور تادم آخر دشمن رہا۔ اس کی مذمت میں قرآن کریم کی پوری سورۃ نازل ہوئی۔ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے گھر والوں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ ابولہب بہت برے حال میں ہے۔ دیکھنے والوں نے پوچھا اے ابولہب تجھ پر کیا گزری؟ (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے جو شخص کہ مسلم ہے اور توحید پر قائم ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت سے وہ مسرور ہوتا ہے اور جس شے پر اس کی قدرت پہنچتی ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت میں وہ اس کو خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا، مجھ کو میری جان کی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ کریم کی جانب سے اس کی جزا نہ ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے عمیم فضل کے ساتھ جنات النعیم میں اس کو داخل کرے گا۔''

سنا آپ نے اپنی ڈیوبند کے مشہور صاحب! میلاد منانے والے کوثر کے جام کو ترسیں گے نہیں بلکہ خوب جی بھر کے پئیں گے اور اس کی گواہی اس کتاب سے پیش کی جا رہی ہے جس پر آپ ہی کے بڑوں کے تائیدی دستخط ہیں۔

ذرا توجہ سے ملاحظہ ہو۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں: ''اہل اسلام، رسول ﷺ کی ولادت کے مہینہ میں ہمیشہ محفلیں کرتے ہیں اور اہتمام کرتے ہیں اور کھانے کھلاتے ہیں اور انواع صدقات، ولادت کی راتوں میں صدقہ کرتے ہیں اور اظہار سرور کرتے ہیں اور مبرات (نیکیوں) میں زیادتی کرتے ہیں اور آپ (ﷺ) کے مولد کریم کے قصہ پڑھنے میں توجہ کرتے ہیں اور ان مسلمانوں پر آپ (ﷺ) کے اس مولد شریف کے برکات

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) ابولہب نے کہا کہ تم سب سے بچھڑ کر مجھے خیر نصیب نہیں ہوئی مگر بلاشبہ ہر پیر کے دن مجھے اس انگلی سے پانی ملتا ہے جس انگلی کے اشارے سے میں نے ثویبہ کی آزادی کا اشارہ کیا تھا۔ اس پانی کے پینے سے میرے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے۔

اس واقعہ کو بخاری شریف، فتح الباری شرح بخاری، مدارج النبوۃ اور عمدۃ القاری میں بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ اپنی مشہور کتاب مدارج النبوۃ میں یہ واقعہ لکھ کر فرماتے ہیں کہ اس واقعہ میں میلاد شریف کرنے والوں کی روشن دلیل ہے جو سرور عالم ﷺ کی ولادت کی رات میں خوشیاں مناتے اور مال خرچ کرتے ہیں ص ۱۹ ج ۲ اور اسی کتاب کے ص ۱۴ ج ۲ میں فرماتے ہیں کہ ''۱۲ ربیع الاول کو مکہ کے لوگ حضور ﷺ کے مکان ولادت کی زیارت کو جمع ہوتے ہیں اور میلاد شریف بیان کرتے ہیں۔'' تمام علمائے حق فرماتے ہیں کہ جب ابولہب نے صرف بھتیجا سمجھ کر حضور ﷺ کی ولادت کی ایک مرتبہ خوشی منائی اور اپنے کفر کے باوجود بھی ابولہب ہر پیر کو اپنی قبر میں اس خوشی منانے کا فیض پا رہا ہے تو وہ مسلمان جو حضور ﷺ کو اللہ کا حبیب اور سچا نبی ﷺ اور اپنا آقا و مولیٰ مان کر بار بار میلاد کی خوشی منائے گا اسے کس قدر فیض پہنچے گا ے

دوستاں را کجا کنی محروم
تو کہ با دشمناں نظر داری

سے ہر ایک فضل عمیم ظاہر ہوتا ہے ۔ آپ (ﷺ) کے مولد شریف کے خواص سے جو چیزیں کہ آزمائی گئی ہیں ان میں سے یہ ہے کہ جس سال مولد شریف پڑھا جاتا ہے تو وہ مولد مسلمانوں کے لئے آفات زمانی سے (باعث) امان ہوتا ہے اور مطلوب اور دلی خواہشوں کے پانے میں وہ مولد شریف ، عاجل بشارت ہوتی ہے ۔''

بنی دیو کے مشتہر اور تمام اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی امام قسطلانی اور اپنے ان پانچ علماء کے لئے بھی یہی فتویٰ جاری فرمادیں کہ وہ بھی قیامت کے دن کوثر کے جام کو ترسیں گے کیوں کہ ان پانچ علماء نے امام قسطلانی کی تائید کی ہے کہ اہل اسلام ہمیشہ میلاد کرتے ہیں اور جو نہیں کرتے وہ عاجز کردینے والی لا دوا بیماری اور دل کے سخت مرض میں مبتلا ہیں اور ابولہب سے بھی برے ہیں ۔

انہی امام قسطلانی سے شب میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ کی عظمت و مرتبہ کا بیان بھی ملاحظہ ہو ۔ اپنی کتاب مواہب لدنیہ کے ص ۴۷ پر فرماتے ہیں :

'' آں حضرت ﷺ کی ولادت کی رات لیلۃ القدر سے تین وجہوں سے افضل ہے ، ان وجہوں میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ آں حضرت ﷺ کی ولادت کی رات آپ کے ظہور کی رات ہے اور لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کی ہے ۔ مشرف کی ذات کے سبب جو شے شرف پائے وہ شے اس شے سے اشرف ہوگی جو شرف کی ذات کو عطا کی جائے (اس دعویٰ میں کوئی نزاع نہیں ہے ہر ایک عاقل اس کو تسلیم کرسکتا ہے) اس اعتبار سے آپ کی ولادت کی رات لیلۃ القدر کی رات سے افضل ہے ۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر کو اس سبب سے شرف ہے کہ لیلۃ القدر میں ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور ولادت کی رات کو آپ (ﷺ) ظہور کے سبب شرف حاصل ہوا ہے ، آپ (ﷺ) اس (رات) میں پیدا ہوئے ہیں ۔ وہ شخص جس کے سبب ولادت کی رات کو شرف حاصل ہوا ہے وہ ان لوگوں سے افضل ہے جس کے سبب لیلۃ القدر کو شرف حاصل ہوا ہے کہ وہ ملائکہ ہیں ۔ یہ وجہ صحیح اور پسندیدہ مذہب پر ہے ۔ جمہور اہل سنت اس

پر متفق ہیں کہ ہر نبی، فرشتہ سے افضل ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جمیع عالمین سے افضل ہیں، اس پر اجماع ہے اس کو امام فخر رازی اور ابن سبکی اور سراج الدین البلقینی نے حکایت کیا ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں (سیدنا) محمد ﷺ کی امت پر تفضل الٰہی واقع ہوا ہے اور آپ کی ولادت شریف کی رات میں تمام موجودات پر تفضل الٰہی واقع ہوا ہے۔ آپ (ﷺ) وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ ﷺ کو عالمین کے واسطے رحمت کر کے مبعوث کیا ہے، آپ ﷺ کی ولادت کے سبب اللہ تعالیٰ کی نعمت جمیع مخلوق پر عام ہوئی ہے، اس لئے آپ ﷺ کی ولادت کی رات نفع میں اعم ہے اور لیلۃ القدر سے افضل ہے۔''

امام قسطلانی مزید فرماتے ہیں: ''اے وہ مہینہ جس میں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے ہیں، تو کس درجہ افضل اور اشرف ہے اور تیری راتوں کی حرمت کتنی وافر ہے، گویا وہ راتیں عقود زمانہ میں اپنے انوار سے موتی ہیں اور اے مولود کے چہرے تو کس درجہ روشن ہے، پاک ہے۔ وہ ذات یعنی (اللہ تعالیٰ) جس نے اس حضرت ﷺ کی ولادت کو قلوب کے واسطے ربیع (بہار) کیا ہے اور آپ (ﷺ) کے حسن کو بدیع پیدا کیا ہے۔

يقول لنا لسان الحال منه   وقول الحق يعذب للسميع

رسول اللہ ﷺ کی زبان حال ہم سے کہتی ہے اور حال یہ ہے کہ سننے والے کو حق بات شیریں معلوم ہوتی ہے، اے سائل! اگر تو میرے صفات اور میرے احوال کو پوچھتا ہے تو میں یہ کہتا ہوں۔

فوجهي والزمان وشهر وضعي   ربيع في ربيع في ربيع

کہ میرا چہرہ اور میرا زمانہ اور میرے پیدا ہونے کا مہینہ ربیع (بہار) میں ماہ ربیع الاول ہے۔ آپ (ﷺ) کے چہرہ مبارک کو اعتدال حسن اور رونق میں ربیع کے ساتھ تشبیہ دی ہے کہ اس چہرۂ مبارک نے ربیع کے موسم میں ماہ ربیع الاول میں اپنی بہار دکھائی۔''

(ص ۳۷، مواہب لدنیہ)

کتاب میلاد النبی (ﷺ) کے ص ۳۸ پر اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں:

لھذا الشھر فی الاسلام فصل ومفنه نفوق علی الشھور (☆)

ربیع فی ربیع فی ربیع ونور فوق نور فوق نور

(تھانوی صاحب نے پہلے شعر کا ترجمہ و مفہوم بیان نہیں کیا، شاید قصداً انہوں نے ایسا کیا ہو، دوسرے شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں) "اول ربیع سے مراد ہیں حضور ﷺ، اور دوسرا ربیع ہے موسم بہار کہ اس وقت یہ موسم تھا یہ کہا جاوے کہ آپ ﷺ کے پیدا ہونے سے بہار ہوگئی تھی، چناں چہ اس سنہ (سال) کو لوگوں نے سنۃ الفتح والا بتہاج کہا ہے۔ اور تیسری ربیع سے مراد ہے مہینہ اور دوسرے مصرع میں نور فوق نور الخ سے حضور ﷺ ہی مراد ہیں کہ آپ (ﷺ) میں انوار مجتمعہ متزائدہ تھے، تو یہ فضیلت اس ماہ (ربیع الاول) کو حاصل ہے۔"

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی ولادت شریفہ ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن ہونے کے بارے میں امام قسطلانی وضاحت فرماتے ہیں۔ ملاحظہ ہو:

"آپ (ﷺ) کی ولادت نہ محرم میں ہوئی اور نہ رجب میں اور نہ رمضان المبارک اور نہ غیر رمضان المبارک کے اور مہینوں میں جن مہینوں کو شرف ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کو زمانہ سے شرف نہیں ہے مگر آپ (ﷺ) کی ذات اقدس سے، جیسے جگہوں کو (آپ ﷺ کی ذات مبارک سے شرف ہے، ان جگہوں میں سے مدینہ منورہ ہے کہ آپ (ﷺ) کی وجہ سے مکہ سے افضل ہے) اگر آں حضرت ﷺ مذکورہ مہینوں یعنی محرم اور رجب اور رمضان المبارک میں پیدا ہوتے، جو اہل عرب کے نزدیک بزرگ مہینے ہیں، البتہ یہ ہوتا کہ ان مہینوں سے آپ کو شرف حاصل ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کی ولادت عرب کے غیر بزرگ مہینوں میں اس لئے کی تاکہ اللہ تعالیٰ کی وہ عنایت جو آپ

(☆) پہلے شعر کا ترجمہ یہ ہے۔ اس ماہ ربیع الاول کی اسلام میں بہت فضیلت ہے اور باقی تمام مہینوں پر اس کی خوبیوں کو فوقیت ہے۔

(ﷺ) کے ساتھ ہے اور آپ (ﷺ) کی وہ کرامت جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے وہ ظاہر ہو۔ اور جس وقت جمعہ کا وہ دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے ہیں، ایک مبارک ساعت کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، کوئی مسلمان بندہ، جمعہ کے دن اس ساعت کو نہیں پاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس ساعت میں کسی خیر کا سوال کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ وہ خیر، خاص اس بندہ کو عطا فرماتا ہے۔ جس ساعت میں سید المرسلین (ﷺ) پیدا کئے گئے ہیں اس ساعت کے ساتھ تمہارا کیا حال ہے کہ تم دعا مانگو اور وہ قبول نہ ہو۔ آپ (ﷺ) کی ولادت دوشنبہ کے دن اول ساعت میں ہوئی ہے اس لئے اول ساعت دوشنبہ میں دعا مانگنی چاہئے۔'' (ص ۲۹۔۷۰، مواہب لدنیہ)

امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد مشہور محدث علامہ عبدالرحمٰن ابن جوزی کی سنئے۔ علامہ ابن جوزی کی شخصیت کا اعتبار جاننے کے لئے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی ازم کے مشہور پیشوا جناب محمد زکریا کاندھلوی کی گواہی ملاحظہ ہو، زکریا صاحب اپنی کتاب "تبلیغی نصاب" (جس کا نام بدل کر" فضائل اعمال" رکھ دیا گیا ہے) کے حصہ'' حکایات صحابہ'' کے عنوان'' متفرق علمی کارنامے'' میں فرماتے ہیں:۔

'' ابن جوزیؒ مشہور محدث ہیں۔ تین سال کی عمر میں باپ نے مفارقت کی، یتیمی کی حالت میں پرورش پائی لیکن محنت کی حالت یہ تھی کہ جمعہ کی نماز کے علاوہ گھر سے دور نہیں جاتے تھے۔ ایک مرتبہ منبر پر کہا کہ میں نے اپنی انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں، ڈھائی سو سے زیادہ خود ان کی اپنی تصنیفات ہیں، کہتے ہیں کہ کوئی وقت ضائع نہیں جاتا تھا چار جز روزانہ لکھنے کا معمول تھا۔ درس کا یہ عالم تھا کہ مجلس میں بعض مرتبہ ایک لاکھ سے زیادہ شاگردوں کا اندازہ کیا گیا۔ امراء، وزراء، سلاطین تک مجلس درس میں حاضر ہوتے۔ ابن جوزیؒ خود کہتے ہیں کہ ایک لاکھ آدمی مجھ سے بیعت ہوئے اور میں ہزار میرے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ احادیث لکھنے کے وقت میں قلموں کا تراشہ جمع کرتے رہتے تھے۔ مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرے نہانے کا پانی اسی سے گرم کیا جائے۔ کہتے ہیں کہ

(قلموں کا جمع شدہ و وتراشہ) صرف غسل میت کے پانی گرم کرنے ہی کے لئے کافی نہ تھا بلکہ گرم کرنے کے بعد بھی بچ گیا۔" (ص ۹۹۔ ۱۰۰، حکایات صحابہ) امام ابن جوزی کا تعارف اپنے ہی ذکریا صاحب سے جاننے کے بعد تمام اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی یہ بھی جان لیں کہ ابن جوزی نے میلاد شریف کے لئے پوری کتاب لکھی ہے جس کا نام "مولد العروس" ہے۔

علامہ ابن جوزی مولد العروس کے ص ۹ پر فرماتے ہیں:۔

"وجعل لمن فرح بمولده حجابا من النار وسترا. ومن انفق في مولده درهما كان المصطفى صلى الله عليه وسلم له شافعا ومشفعا" (اور جو پیارے مصطفی ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی کرے وہ خوشی، دوزخ کی آگ کے لئے پردہ بن جائے گی اور جو میلاد رسول اللہ ﷺ میں ایک درہم بھی خرچ کرے، حضور ﷺ اس کی شفاعت فرمائیں گے اور ان کی شفاعت مقبول ہوگی)۔ اور ص ۲۸ پر محدث ابن جوزی یہ اشعار لکھتے ہیں

"يا مولد المختار كم لك من ثنا ومدائح تعلو وذكر يحمد
يا ليت طول الدهر عندي ذكره يا ليت طول الدهر عندي مولد"

(اے میلاد رسول (ﷺ) میرے لئے بہت ہی تعریف ہے۔ اور تعریف بھی ایسی جو بہت اعلیٰ اور ذکر ایسا جو بہت ہی اچھا ہے۔ اے کاش طویل عرصے تک میرے پاس نبی پاک ﷺ کا تذکرہ ہوتا، اے کاش طویل عرصے تک میرے پاس ان کا میلاد شریف بیان ہوتا۔)

اور ص ۲ پر یہ شعر لکھتے ہیں

فلونا عملنا كل يوم لاحمد مولدا فذكان واجب

(اگر ہم رسول کریم ﷺ کا روزانہ میلاد شریف منائیں تو بلاشبہ یہ ہمارے لئے واجب ہے)

محدث ابن جوزی اپنے رسالہ المولد کے آخر میں لکھتے ہیں:۔

''فلا زال اهل الحرمين الشريفين والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق و المغرب يحتفلون بمجلس مولد النبي عليه الصلوٰة والسلام ويفرحون بقدوم هلال ربيع الاول ويغتسلون ويلبسون الثياب الفاخرة ويتزينون بانواع الزينة ويتطيبون ويكتحلون وياتون بالسرور في هذه الايام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب والاجناس ويهتمون اهتمامًا بليغًا على السماع والقراءة لمولد النبي صلى الله عليه وسلم وينالون بذلك اجراً جزيلًا وفوزًا عظيمًا ومما جرب عن ذالك انه وجد في ذلک العام کثرة الخير والبركة مع السلامة والعافية وسعة الرزق و ازدياد المال والا ولاد والا حفاد و دوام الامن في البلاد الامصار والسكون والقرار في البيوت والدار ببركة مولد النبي صلى الله عليه وسلم۔'' (الدر المنظم ص ۱۰۰۔۱۰۱)

(اہل حرمین شریفین اور مصرو یمن اور شام اور عرب کے مشرق و مغربی شہروں کے لوگ نبی ﷺ کے میلاد کی محفلیں کرتے ہیں، ربیع الاول کا چاند دیکھ کر خوشیاں مناتے ہیں، غسل کر کے اچھے کپڑے پہنتے ہیں طرح طرح کی زینت کرتے ہیں اور خوشبو لگاتے ہیں اور نہایت خوشی سے فقراء پر صدقہ خیرات کرتے ہیں اور نبی ﷺ کے میلاد شریف کا ذکر سننے کے لئے اہتمام بلیغ کرتے ہیں اور یہ سب کچھ کرنے سے بے پناہ اجر اور عظیم کامیابی پہنچتی ہے جیسا کہ تجربہ ہو چکا کہ نبی ﷺ کے میلاد شریف منانے کی برکت سے اس سال میں خیر و برکت کی کثرت، سلامتی و عافیت، رزق میں کشادگی، اولاد میں مال میں زیادتی اور شہروں میں امن اور گھروں میں سکون و قرار پایا جاتا ہے)۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

''حضرت ایشاں فرمودند کہ دواز دہم ربیع الاول'' بہ حسب دستور قدیم'' قرآن

خواندم و چیزے نیاز آں حضرت ﷺ قسمت کردم و زیارت موئے شریف نمودم۔ در اثنائے تلاوت ملاء اعلیٰ حاضر شدند و روح پر فتوح آں حضرت ﷺ بہ جانب ایں فقیر و دوست داران ایں فقیر بہ غایت التفات فرمود و دراں ساعت کہ ملاء اعلیٰ و جماعت مسلمین کہ با فقیر بود بہ ناز و نیائش صعود می کنند و برکات و نفحات ازاں حال نزول می فرماید۔'' (ص ۴۷، القول الجلی)

(حضرت شاہ ولی اللہ نے فرمایا کہ قدیم طریقہ کے موافق بارہ ربیع الاول (یوم میلاد مصطفیٰ ﷺ) کو میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور آں حضرت ﷺ کی نیاز کی چیز (کھانا وغیرہ) تقسیم کی اور آپ (ﷺ) کے بال مبارک کی زیارت کروائی۔ تلاوت کے دوران (مقرب فرشتے) ملاء اعلیٰ (محفل میلاد میں) آئے اور رسول اللہ ﷺ کی روح مبارک نے اس فقیر (شاہ ولی اللہ) اور میرے دوستوں پر نہایت التفات فرمائی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ملاء اعلیٰ (مقرب فرشتے) اور ان کے ساتھ مسلمانوں کی جماعت (التفات نبوی ﷺ کی برکت سے) ناز و نیائش کے ساتھ بلند ہو رہی ہے اور (محفل میلاد میں) اس کیفیت کی برکات نازل ہو رہی ہیں۔) فیوض الحرمین میں حضرت شاہ ولی اللہ نے مکہ مکرمہ میں مولد رسول ﷺ میں اہل مکہ کا میلاد شریف منانا اور انوار و برکات دیکھنا بھی نقل کیا ہے۔ خاص تاریخ کے تعین کے ساتھ میلاد شریف منانے اور میلاد شریف منانے کی برکتیں پانے کا تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی اپنی زبان سے ملاحظہ کرنے کے بعد خود کو ولی اللہی افکار و نظریات کے پیروکار کہلانے والے مزید ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الدلائل مولانا شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی نے میلاد و قیام کے موضوع پر ایک تحقیقی کتاب لکھی جس کا نام ''الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم'' (ﷺ) ہے۔ اس کتاب کے بارے میں علمائے دیوبند کے پیر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں۔

''مولف علامہ جامع الشریعہ والطریقہ نے جو کچھ رسالہ الدر المنظم فی بیان حکم مولد النبی الاعظم میں تحریر کیا وہ عین صواب ہے۔ فقیر کا بھی یہی اعتقاد ہے اور اکثر مشائخ عظام کو اسی

طریقہ پر پایا، خداوندتعالیٰ مولف کے علم و عمل میں برکت زیادہ عطا فرمادے۔'' (الدرالمنظم ص ۱۴۹)

یہ کتاب ''الدرالمنظم'' علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے۔ جناب محمد رحمت اللہ مہاجر مکی، جناب سید حمزہ شاگرد جناب رشید احمد گنگوہی، جناب عبداللہ انصاری داماد جناب محمد قاسم نانوتوی، جناب محمد جمیل الرحمٰن خان ابن جناب عبدالرحیم خان علمائے دیوبند کی تعریف تقاریظ اس کتاب میں شامل ہیں۔ جناب محمد قاسم نانوتوی کے داماد نے اپنی تحریر میں جناب احمد علی محدث، جناب عنایت احمد، جناب عبدالحئی، جناب محمد لطف اللہ، جناب ارشاد حسین، جناب محمد ملا نواب، جناب محمد یعقوب مدرس، اکابر علمائے دیوبند کا محافل میلاد میں شریک ہونا، سلام و قیام اور مہتمم مدرسہ دیوبند حاجی سید محمد عابد کا اپنے گھر میں محفل میلاد کروانے کا تذکرہ کیا اور جناب محمد قاسم نانوتوی کے لئے اپنی اور پیر جی واجد علی صاحب کی گواہی دی ہے کہ نانوتوی صاحب محفل میلاد میں شریک ہوتے تھے۔

الدرالمنظم کتاب کا ساتواں باب ان اعتراضات کے جواب میں ہے جو میلاد شریف کے مخالفین کرتے ہیں یا کر سکتے ہیں۔ جی تو میرا بھی چاہتا ہے کہ یہ باب پورا ہی نقل کردوں تاہم مولانا عبدالحق محدث الٰہ آبادی نے اپنی کتاب کے ساتویں باب میں جن اہل علم ہستیوں کی تحریروں سے میلاد شریف کا جواز پیش کیا ہے، ان تمام کے نام اور ان کی کتابوں کے نام اسی ترتیب سے نقل کررہا ہوں جس ترتیب سے مولانا عبدالحق نے نقل کئے ہیں۔

ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ مولانا محمد سلامت اللہ مصنف اشباع الکلام فی اثبات المولد والقیام۔

۲۔ امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل المعروف ابی شامہ۔ المصنف، الباعث علی انکار البدع والحوادث۔

۳۔ علامہ محمد بن یوسف شامی۔ سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد (سیرۃ شامی)۔

۴۔ علامہ امام جلال الدین سیوطی۔ مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ۔ الرسالہ حسن المقصد

فی عمل المولد۔

۵۔ امام حافظ ابوالخیر شمس الدین الجزری۔ عرف التعریف بالمولد الشریف۔

۶۔ شیخ ابوالخطاب بن عمر بن حسن کلبی المعروف ابن دحیہ اندلسی۔ سماہ التنویر فی مولد البشیر النذیر۔

۷۔ امام ناصر الدین المبارک المعروف ابن بطاح۔ فی فتویٰ۔

۸۔ امام جمال الدین بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک۔

۹۔ امام ظہیر الدین بن جعفر۔

۱۰۔ علامہ شیخ نصیر الدین طیالسی۔

۱۱۔ امام صدرالدین موہوب بن عمر الشافعی۔

۱۲۔ امام محدث ابن جوزی۔ المولد العروس، المیلاد النبوی۔

۱۳۔ امام ملا علی قاری حنفی۔ المورد الروی فی مولد النبوی۔

۱۴۔ امام شمس الدین سخاوی۔

۱۵۔ علامہ شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔ ماثبت من السنہ ومدارج النبوۃ۔

۱۶۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ الدر الثمین، فیوض الحرمین، الانتباہ۔

۱۷۔ شاہ اسماعیل دہلوی فی فتویٰ۔

۱۸۔ علامہ شاہ محمد اسحٰق۔ فی فتویٰ۔

۱۹۔ علامہ جمال الدین مرزا حسن علی لکھنوی فی فتویٰ۔

۲۰۔ مفتی محمد سعد اللہ فی فتویٰ۔

۲۱۔ علامہ شیخ جمال المفتی حنفی، مفتی مدنی فتویٰ۔

۲۲۔ علامہ شہاب الدین خفاجی۔ رسالہ عمل المولد۔

۲۳۔ علامہ عبدالرحمٰن سراج بن عبداللہ حنفی مفتی مکہ فی فتویٰ۔

۲۴۔ علامہ ابوبکر حجی بسیونی مالکی مفتی مکہ فی فتویٰ۔

۲۵۔علامہ محمد رحمتہ اللہ مفتی مکہ فی فتویٰ۔

۲۶۔علامہ محمد سعید بن محمد باہسیل شافعی، مفتی مکہ فی فتویٰ۔

۲۷۔علامہ خلف بن ابراہیم حنبلی، مفتی مکہ فی فتویٰ۔

۲۸۔شاہ عبدالغنی نقشبندی فی فتویٰ۔

۲۹۔علامہ حافظ شمس الدین ابن ناصرالدین الدمشقی۔موردالصاوی فی مولدالہادی۔ جامع الاسرار فی مولد النبی المختار، اللفظ الرائق۔

۳۰۔علامہ ابوعبداللہ محمد زرقانی۔شرح مواہب لدنیہ۔

۳۱۔شاہ عبدالعزیز دہلوی۔فی فتویٰ۔

۳۲۔شاہ رفیع الدین دہلوی۔فی فتویٰ۔

۳۳۔امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی۔مکتوبات۔

۳۴۔مولانا محمد مظہر۔مقامات سعیدیہ۔

۳۵۔مولانا کرامت علی جون پوری۔رسالتہ الفیصلہ۔

۳۶۔امام بدرالدین عینی۔عمدۃ القاری شرح بخاری۔

کتاب الدرالمنظم کا ساتواں باب ص ۹۳ سے شروع ہو کر ص ۱۳۶ تک چوالیس صفحات کی ضخامت میں سمایا ہوا ہے۔اہل علم شخصیات کے ناموں کی مذکورہ فہرست میں ان ہستیوں اور کتابوں کے نام نہیں لکھے گئے جن کی تحریروں سے دلائل کو ثابت کرنے کے لئے استفادہ کیا گیا ہے۔اس فہرست میں سے صرف دو ہستیوں کی تحریریں ملاحظہ ہوں۔

پہلی ہستی شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ہے جن کے بارے میں جناب اشرفعلی تھانوی نے لکھا ہے کہ شاہ عبدالحق صاحب کو روزانہ نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوا کرتی تھی۔علاوہ ازیں تھانوی صاحب اپنی تحریروں میں جا بجا حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی کی علمی عظمت و مرتبت کا اعتراف کرتے ہیں۔صرف ایک حوالہ ملاحظہ ہو،اپنی کتاب''شکر النعمہ بذکر رحمتہ الرحمۃ'' کے ص ۶۵ پر شیخ عبدالحق محدث

دہلوی کی کتاب اشعۃ اللمعات کی ایک عبارت نقل کر کے تھانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"چونکہ شیخ عبدالحق رحمہ اللہ بڑے محدث ہیں، اس لئے انہوں نے جو یہ دو قسمیں شفاعت کی لکھی ہیں کسی حدیث ہی سے معلوم کر کے لکھی ہوگی گو ہم کو وہ حدیث نہیں ملی مگر چونکہ شیخ (عبدالحق) کی نظر حدیث میں بہت وسیع ہے، اس لئے ان کا یہ قول تسلیم ہے۔"

تھانوی صاحب کے ماننے والوں کے لئے بھی اس شخصیت کی تحریر قابل تسلیم ہونی چاہئے یا پھر یہ لوگ ثابت کریں کہ یہ تھانوی صاحب سے بڑھ کر ہیں یا یہ کہ تھانوی صاحب کو یہ لوگ اپنی نظریاتی بنیاد وغیرہ نہیں مانتے۔ فیصلہ انہی پر ہے۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شب میلاد شریف کے بارے میں اپنی کتاب ماثبت من السنۃ (مطبع قیومی، کانپور، اگست ۱۹۲۳ء) کے ص ۸۲ پر فرماتے ہیں۔

"اذا قلنا انه ولدليلا فتلک الليلة افضل من ليلة القدر بلا شبهة لان ليلة المولدة ليلة ظهوره صلى الله عليه وسلم وليلة القدر معطاه له وما شرف بظهور ذات المشرف من اجله اشرف مما شرف بسبب ما اعطاه ولان ليلة القدر شرف بنزول الملائكة فيها وليلة المولد شرف بظهوره صلى الله عليه وسلم ولان ليلة القدر وقع التفضل فيها على امة محمد صلى الله عليه وسلم وليلة المولد الشريف وقع التفضل فيها على سائر الموجودات فهو الذى بعثه الله تعالىٰ رحمة للعالمين وعمت به نعمة على جميع الخلائق من اهل المسوات والارضين"

(اگر ہم یہ کہیں کہ حضور ﷺ رات کو پیدا ہوئے تو وہ رات لیلۃ القدر سے بلاشبہ افضل ہے کیوں کہ ولادت کی رات تو حضور ﷺ کے ظہور کی رات ہے اور شب قدر آپ (ﷺ) کو عطا ہوئی اور جو چیز بسبب ظہور ذات مشرف کے مشرف ہوئی ہے وہ اس چیز سے زیادہ مشرف ہے جو کہ اس کو عطا ہونے کی وجہ سے مشرف ہوئی ہو، اور اس لئے کہ شب قدر تو اس واسطے مشرف ہے کہ اس میں فرشتے اترتے ہیں اور ولادت کی رات میں حضور

ﷺ کے ظہور کا شرف ہے اور اس لئے شب قدر کی فضیلت امت ﷺ پر ہے اور ولادت کی رات کوتمام موجودات پر فضیلت ہے۔ پس نبی پاک ﷺ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمام عالمین کی رحمت کے واسطے بھیجا ہے اور ان کے سبب تمام آسمانوں اور زمینوں کی مخلوقات پر اللہ کی نعمت پوری ہوئی ہے۔)

ص ۸۳ پر ولادت رسول ﷺ پر ابولہب کے خوشی منانے پر ہر پیر کو فیض پانے کا ذکر کر کے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

''نبی پاک ﷺ کی امت کے اس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضور ﷺ کے میلاد سے خوش ہوتا ہے اور محبت رسول ﷺ میں جہاں تک اس کو قدرت ہے خرچ کرتا ہے مجھے قسم ہے اپنی جان کی کہ اللہ کریم کی طرف سے میلاد منانے والے کی جزا، سوائے اس کے کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے اس کو جنت نعیم میں داخل کر دے۔'' مزید فرماتے ہیں'' ولازال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون فى ليا لبله باىواع الصدقات ويظهرون السرورو يزيدون فى المبرات ويعتنون بقراء ة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان فى ذالك العام وبشرى عاجل بيل البغية والمرام فرحم الله امراء اتخذ لبالى شهر مولده المبارك اعيادا ليكون اشد علة من فى قلبه مرض وعناد۔'

(اور اہل اسلام ہمیشہ حضور ﷺ کی پیدائش کے مہینہ میں محفلیں کرتے ہیں اور کھانے پکاتے ہیں اور اس مہینہ کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور اچھے کاموں میں زیادتی کرتے ہیں اور حضور ﷺ کا مولود شریف پڑھتے ہیں اور ان (میلاد منانے والوں) پر ہر ایک فضل عمیم کی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اس کا مجرب خاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ اس سال میں امان پاتے ہیں اور (میلاد کی برکت) حاجت روائی اور مقصد براری کی عاجل بشارت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو میلاد

مبارک کے مہینہ کی راتوں کو "عیدیں" بنائے تا کہ (میلاد کو عید بنانا) اس پر بڑی سخت تکلیف کا باعث ہو جس کے دل میں مرض اور عناد ہے۔)

قارئین کرام امام قسطلانی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ اسرارہم کی تحریروں سے میلاد شریف کو "عید" بنانے اور منانے کے الفاظ اس خادم اہل سنت نے فراہم کر دیئے ۔ ان دونوں ہستیوں کی تحریروں کے بارے میں علمائے دیوبند کی تصدیقات بھی نقل کر دی گئی ہیں اس کے باوجود" میں نہ مانوں" تو لا علاج مرض ہے۔

دوسری ہستی کی تحریر بھی ملاحظہ ہو۔

حضرت امام ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام اہل علم سے پوشیدہ نہیں ۔ اپنی کتاب مورد الروی فی مولد النبوی ﷺ میں فرماتے ہیں ۔" قال بعلی ابن الجزری و اذا کان اهل الصلیب اتخذوا لیلة مولدنبیهم عید الاکبر، فاهل الاسلام اولی بالتکریم واجدر الخ" ابن جزری کہتے ہیں کہ جب عیسائی (اہل صلیب) اپنے نبی کی پیدائش کی رات کو بڑی عید بناتے ہیں تو اہل اسلام کو اہل صلیب سے زیادہ اپنے نبی کریم ﷺ کی تکریم کرنی چاہئے ۔ میں کہتا ہوں چونکہ اس بات پر یہ سوال ہوتا تھا کہ ہم اہل کتاب کی مخالفت پر مامور ہیں اور شیخ ابن جزری سے اس سوال کا جواب منقول نہیں تھا تو امام سخاوی جواباً فرماتے ہیں بلکہ مشائخ اسلام کے شیخ اور اماموں کے امام ابوالفضل ابن حجر سے جو بڑے معتبر استاد ہیں ، اللہ ان کو غریق رحمت اور ساکن جنت رکھے ، میلاد شریف منانے کی ایک اصل ثابت ہے جس سے ہر ایک دانا اور ذی علم استناد کر سکتا ہے اور وہ اصل یہ ہے کہ جو کہ صحیحین (بخاری و مسلم) سے ثابت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ وہ یوم عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں ، یہود سے وجہ دریافت کی تو یہود نے کہا کہ یہ (یوم عاشورا) وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کو دریا میں غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات دی ، پس ہم لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے اس دن روزہ رکھتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم حضرت موسیٰ

السلام کے فرعون سے نجات پانے کی خوشی کرنے کا تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں، چناں چہ آں حضرت ﷺ نے خود روزہ رکھا اور اپنے صحابہؓ کو بھی حکم دیا کہ وہ اس دن روزہ رکھیں اور یہ بھی فرمایا کہ آئندہ سال بشرط زندگی نویں محرم کا بھی روزہ رکھوں گا۔ میں کہتا ہوں کہ اولاً حضور ﷺ نے یہود کی موافقت کی اور ثانیاً آپ (ﷺ) نے یہود کی مخالفت کی (یعنی دس محرم کے ساتھ نو محرم کا بھی روزہ رکھا) تاکہ صورت مخالفت کا بھی تحقق ہو جائے۔ شیخ ابن حجر نے کہا کہ اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا (خوشی کرنا) مستفاد ہوتا ہے ایسی بات پر جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان کیا ہے (معین دن میں) خواہ وہ چیز عطائے نعمت کی قسم ہو یا دفع مصیبت ہو!" (الدر المنظم ص ۱۱۴)

بنی ڈیو والوں کے لئے امام ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کی دہری مصیبت کر دی اور الدر المنظم پر علمائے دیو بند کی تصدیق کے بعد تمام اسماعیلی دیو بندی وہابی تبلیغیوں پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی کہ امام علی قاری نے میلاد شریف کو صرف عید نہیں "عید اکبر" سے بڑھ کر ثابت کر دیا اور اس کی اصل کو سنت سے ثابت کر دیا اور وہ بھی خاص دن میں۔ یہ فقیر خادم اہل سنت اسی لئے ان دیو بندیوں وہابیوں سے کہا کرتا ہے کہ ہمیں نہ چھیڑا کرو ورنہ ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے یعنی تمہارے لئے سخت مشکل کر دیں گے۔ قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ میلاد شریف منانے کے جواز میں کیسی کیسی بڑی اور نامور ہستیوں نے کیا فرمایا۔ اب بنی ڈیو والوں کے لئے دو ہی راستے ہیں، ایک تو یہ کہ ان سب ہستیوں پر بھی شرک و بدعت کا فتویٰ چسپاں کریں ورنہ بنی ڈیو والے ہم سنی مسلمانوں پر لگایا ہوا فتویٰ معذرت کے ساتھ واپس لے لیں اور اپنے فتوے سے توبہ کر کے میلاد شریف منایا کریں۔

یہ خادم اہل سنت اگر یہ تحریر اپنے کتب خانے میں بیٹھ کر لکھتا تو متعدد کتب کے حوالے پیش کرتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ہے کہ دیو بندیوں وہابیوں کی جس قدر کتب سفر میں میرے ساتھ ہیں، ان سے بنی ڈیو کے دو صفحے پر مشتمل پوسٹر کا اتنا تفصیلی دنداں شکن جواب تحریر کر دیا ہے۔ یہ ہرگز میرا کوئی کمال نہیں، یہ محض مقدس نعلین رسول ﷺ کا صدقہ اور

میلاد شریف منانے کی برکت ہے اللہ تعالیٰ مجھے حق پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور دونوں جہاں میں سرخرو فرمائے۔ (☆)

بنی ڈیو کے مشتہر مزید ملاحظہ فرمائیں:۔

کتاب "جمعہ کے فضائل واحکام" (مطبوعہ اسلامی کتاب گھر، کراچی) کے ص ۶ پر جناب اشرفعلی تھانوی فرماتے ہیں:۔

"ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک مرتبہ **الیوم اکملت لکم دینکم** کی تلاوت فرمائی۔ ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا تھا، اس نے کہا اگر ہم پر ایسی آیت اترتی تو ہم اس دن کو عید بنا لیتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت، "دو عیدوں" کے دن اتری تھی، جمعہ کا دن اور عرفہ کا دن۔ یعنی ہم کو (وہ دن عید) بنانے کی کیا حاجت، اس دن تو خود ہی "دو عیدیں تھیں۔ (ترمذی، تفسیر خازن)"

کیا فرماتے ہیں بنی ڈیو کے مشتہر اور ان کے ہم نوا، اپنے تھانوی صاحب کے اس حوالے پر؟ کیوں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس یہودی کو یہ جواب نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت وانعام کے آنے کے دن کو ہم صحابہ "عید" کہنا اور ماننا غلط یا بدعت سمجھتے ہیں بلکہ صحابی رسول نے جو فرمایا اس سے یہ حقیقت واضح ہے کہ اے یہودی تم جس دن کو عید کا دن سمجھنے جانے کی توجہ دلا رہے ہو اس دن ہماری ایک عید نہیں دو عیدیں تھیں، یعنی وہ دن بلاشبہ عید کا دن تھا۔ یوم عرفہ کو بالعموم "عید" نہیں کہا جاتا مگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس دن کو عید سمجھتے تھے، صحابہ کرام نے یوم عرفہ کو "عید" سمجھا اور کہا۔ کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ صحابہ کرام میلاد مصطفیٰ ﷺ کے دن کو کائنات کی سب سے بڑی خوشی (عید) کا دن نہیں سمجھتے تھے۔

(☆) غیر مقلدوں کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی کا رسالہ "الشمامۃ العنبریہ" سفر میں میرے پاس نہیں ورنہ اس سے بھی اقتباس پیش کرتا۔ "برکات میلاد شریف" کے موضوع پر قارئین میرے والد محترم مجدد مسلک اہل سنت خطیب اعظم پاکستان مولانا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ الباری کا رسالہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اور ان کی کتاب الذکر الحسین میں بھی اس موضوع پر تحقیقی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

پیر کے دن کی فضیلت ومرتبت، میلاد رسول ﷺ کی نسبت سے ہے۔ جس کے لئے حدیث شریف موجود ہے۔ زبان رسول ﷺ سے اس دن کے لئے ارشاد ہوتا ہے" پیر کے دن میں پیدا ہوا۔" کیا رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد پیر کے دن کی فضیلت وعظمت سمجھنے کے لئے کافی نہیں؟ کیا رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر یا ان کے برابر، مخلوق میں کسی کی نسبت ہمارے لئے تکریم وتعظیم کے لائق ہو سکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی ولادت کے دن کو بابرکت سمجھنا اور اس دن خوشی منانا انہی لوگوں کے نزدیک درست نہیں ہوگا جو رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کی عظمت ومرتبت اور ان کی نسبت کی اہمیت کے قائل نہیں، ایسے تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں اور شیطان کے مقرب ہیں۔ اللہ ہمیں ان سے بچائے۔

ہنی ڈیو سے شائع ہونے والا پوسٹر لکھنے والے نے اپنے خبث باطن کا اظہار جس ناشائستہ لہجے میں کیا ہے، اس کے اپنے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

He then "appeals to all Muslims" to "REJOICE FULLY" on this day The Shariah does not instruct us to do any such thing, but rather some loony innovator, who is unable to even translate a simple ayat of the Quraan takes it upon himself to effect changes in the Deen and instruct the Ummah to innovate by "Rejoicing fully". It is only a hardened enemy of Rasulullah)Sallallahy alayhi Wasallam) who will "rejoice fully" on the 12 Rabiul Awwal-th day when Rasulullah (Sallallahy alayhi Wasallam) passed away; the day of which his Noble companions were stunned beyond words; the day when his beloved daughter, Hzarat Fatima

(RA) wept bitterly in one corner of the house..." On such a day it is only the enemy of Rasaulullah (Sallallahu Alayhi Wasallam) who will "rejoice fully" and "appeal" to others to do so by "decorating their shops, homes and mosques" and whose desire it is "to let the non-muslims know" that the Muslims are "rejoicing fully" at the death of their Prophet!!! (Aslaghfirullah)

The non-muslims were ones that celebrated at the death of Rasulullah (Sallallahu Alayhi Wasallam) and today it must really please them to know that the Muslims hae joined them. WHAT A MOCKERY OF ISLAM!!!

قارئین کرام! یہ الفاظ پڑھ کر آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی فسادیوں کی سوچ، فکر اور کارگزاری کا معیار کیا ہے۔ یہ خادم اہل سنت اپنی کتاب "سفید و سیاہ" میں ان دیوبندیوں وہابیوں کی نجس تحریروں اور پورنوگرافی کی جھلکیاں پیش کر چکا ہے، ان اسماعیلی دیوبندی وہابیوں کی ایسی ہفوات و خرافات پر صرف اتنا ہی عرض کروں گا کہ ان لوگوں کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ قبر کی اندھیری کوٹھڑی میں ایک روز انہیں جانا ہے وہاں ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ اسلام کا تمسخر کرنے کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ اللہ کریم ہمیں اپنے پیارے رسول کریم ﷺ کے ان دشمنوں اور ان کے شر سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

بنی ڈیو کے پوسٹر کے مذکورہ پیراگراف میں موجود ہر بات کا جواب بھی یہ خادم اہل سنت اپنی اس تحریر میں پیش کر چکا ہے۔ دیوبندی وہابی تبلیغیوں سے عرض ہے کہ مرنے کی

(:.:) ۱۲ ربیع الاول (یوم ولادت رسول ﷺ) کو صرف شیطان رویا تھا، دیکھئے البدایہ والنہایہ ج ۲ ص ۳۶۲۔ شواہد النبوۃ ص ۵۱۔

خوشی یا غم وہ منائیں جن کے مرگئے ہیں۔ ہمارے نبی پاک ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم السلام اللہ کی عطا سے زندہ ہیں تاہم جواباً خلاصے کے طور پر پھر عرض ہے کہ آدم علیہ السلام کی ولادت اور وفات کا دن ایک ہی ہے مگر ولادت کی خوشی کو باقی رکھا گیا کیوں کہ شریعت میں وفات کا سوگ صرف تین دن تک روا ہے اور ہمارے نبی پاک ﷺ کی ولادت ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی اور اس دنیا سے رحلت، خود اشرفعلی تھانوی صاحب کے مطابق بھی ہرگز ۱۲ ربیع الاول کو نہیں ہوئی۔

علاوہ ازیں علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب الدر المنظم میں مولانا شیخ عبدالحق محدث الہ آبادی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا میلاد نبی ﷺ منانے، محفلوں میں ذکر ولادت کرنے، یوم میلاد میں خوش ہونے کی روایات نقل کی ہیں اور نبی پاک ﷺ کا محفلوں میں اپنا میلاد خود بیان کرنے کی متعدد روایات بھی نقل کی ہیں۔ اس خادم اہل سنت نے علمائے دیوبند کی مصدقہ کتابوں اور محدثوں، اماموں، ولیوں اور خود دیوبندی وہابی عالموں کی تحریروں سے (مختصراً) یہ ثابت کر دیا کہ شب میلاد مصطفیٰ اور یوم میلاد مصطفیٰ (☆) امت مسلمہ کی سب سے بڑی خوشی اور عید ہے اور عید میلاد منانے والے رحمتیں برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ کیا اس کے باوجود ہنی ڈیوٹ کے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی یہ کہیں گے کہ امت کی مقتدر ہستیوں نے میلاد مصطفیٰ ﷺ کو خوشی اور عید نہیں کہا، یا عید میلاد نہیں منائی؟

خود کو ولی اللہی خاندان کا پیروکار بتانے والے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا یہ بیان بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اپنی کتاب ''الدر الثمین'' میں شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں: ''میرے والد ماجد (حضرت شاہ عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ) نے مجھ کو بتایا کہ میں میلاد کے دنوں میں حضور ﷺ کی خوشی میں کھانا پکواتا تھا۔ ایک سال سوائے بھنے ہوئے چنوں کے کچھ میسر نہ آیا تو وہی چنے لوگوں میں تقسیم کر دیئے، تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ بھنے ہوئے چنے حضور ﷺ کے سامنے رکھے ہیں اور حضور ﷺ اس ہدیے پر بہت خوش

(☆) اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی ولادت کی ساعت ہی ایسی رکھی جو دن اور رات دونوں کو شامل ہے تاکہ دن اور رات دونوں کو فیض حاصل ہو (کوکب غفرلہ)

ہیں۔"

اکابر علمائے دیو بند کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کو علمائے دیو بند نے جن القاب سے یاد کیا ہے اس کی ایک جھلک میری کتاب "سفید و سیاہ" میں دیکھی جا سکتی ہے۔ وہ حاجی صاحب فرماتے ہیں: "مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولود شریف میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال (میلاد شریف) منعقد کرتا ہوں اور قیام (کھڑے ہو کر سلام پڑھنے) میں لطف و لذت پاتا ہوں۔" (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵، مطبع مجیدی کانپور، دسمبر ۱۹۲۱ء)

عدل و انصاف کا تقاضا تو یہی ہے کہ ہنی ڈیو والے اگر واقعی اپنے فتوے کو درست سمجھتے ہیں تو شاہ ولی اللہ اور حاجی امداد اللہ صاحبان کے لئے بھی یہی کہیں کہ قیامت کے دن یہ دونوں بھی کوثر کے جام کو ترسیں گے اور ان کے لئے اور دیگر علمائے دیو بند جن کی تحریریں اس کتاب میں پیش کی گئیں، ان سب کے مشرک بدعتی ہونے کا فتویٰ بھی جاری فرمائیں تاکہ دیو بندیوں کے دعوائے حق کی اصلیت ظاہر ہو ورنہ یہ حقیقت سب پر اور زیادہ عیاں ہو جائے گی کہ دیو بندی وہابی ازم کا حق سے بالاشبہ کوئی واسطہ نہیں اور یہ بھی کہ غلط کو صحیح اور صحیح کو غلط کہنا لکھنا اور اس پر اڑے رہنا ہی دیو بندی ازم کی پہچان ہے۔

ہنی ڈیو سے شائع ہونے والے پوسٹر میں جو گھٹیا زبان اور انداز تحریر ہے، اس پوسٹر کے پڑھنے والوں کو اس سے دیو بندی ازم کے علماء (کہلانے والوں) کی ذہنی پستی، اخلاقی گندگی اور مزاجی سفلے پن کا احوال معلوم ہو گیا ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے جن بڑوں کی خاطر "ملاں گیری" کر رہے ہیں ان کے ان بڑوں نے اللہ کے حبیب ﷺ کی شان رفیع میں صریح گستاخیاں کر کے خود کو اللہ کے غضب کا مستحق بنایا۔ بدیہی بات ہے کہ گستاخان رسول کے حامی و ہم نوا اور پرستار و معتقد بھی دونوں جہان کی ذلت و رسوائی ہی اپنے لئے جمع کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے اور ان کے ہر شر سے اپنی پناہ میں رکھے، آمین۔

اپنے قارئین کے لئے میلاد شریف کے حوالے سے آخر میں یہ بھی وضاحت کردوں کہ عید میلاد مصطفیٰ ﷺ مناتے ہوئے چراغاں کرنا، پرچم لہرانا، درود وسلام کی وجد آفریں صدائیں بلند کرنا ہرگز بدعت نہیں، اللہ تعالیٰ کی سنت ہیں۔ علمائے دیوبند کی مصدقہ کتاب الدرالمنظم میں مولانا شیخ عبدالحق محدث الٰہ آبادی نے تفصیل سے چوتھے باب میں ان تمام روایتوں کو بھی نقل کیا ہے جو میلاد مصطفیٰ کے وقت ظاہر ہونے والے واقعات پر مشتمل ہیں۔ ان روایتوں کے مطابق ''میلاد رسول ﷺ کے وقت آسمان کے تارے حضور ﷺ کے مکان کی چھت پر سمٹ آئے اور فرشتوں نے بیت اللہ شریف اور مشرق و مغرب میں پرچم لہرائے اور ساری فضا میں حوریں اور فرشتے کھڑے، درود و سلام کی صدائیں بلند کر رہے تھے۔ فرشتوں نے ایک دوسرے کو مبارک باد دی اور بے پناہ خوشی کی۔ جانوروں نے بھی ایک دوسرے کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک باد دی۔ کعبۃ اللہ نے جھک کر سلامی کا ہدیہ پیش کیا۔ اہل باطل کے دیئے بجھ گئے اور نور حق نے ہر سمت اجالا کر دیا۔'' (الدرالمنظم ص ۵۴، ۷۲، ۹۱۔ مواہب لدنیہ ص ۵۷۔ مولد العروس ص ۳، ۷، ۲۶۔ شواہد النبوۃ ص ۵۵، سیرۃ حلبیہ ص ۹۳۔ خصائص کبریٰ ص ۴۵ ج ۱۔ زرقانی ص ۱۱۲، ۱۱۶ ج ۱)

اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی جانتے ہوں گے کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی گواہی موجود ہے ''ویفعلون مایؤمرون۔'' فرشتوں کا یہ سب کچھ کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ لہٰذا ان سب باتوں کو بدعت کہنے والے ذرا اپنی زبان قلم کو لگام دیں اور سوچیں کہ ان کی بات کہاں تک جا رہی ہے، اللہ کی سنتوں کو بدعت کہنا کسی مسلمان کا فعل نہیں ہوسکتا، ایسا شخص بلاشبہ اللہ کا دشمن اور بہت بڑا ظالم ہے۔

ہمی ڈیو کے پوسٹر میں نجدی وہابی اماموں کے بارے میں جو الفاظ بریلویوں سے منسوب کر کے لکھے گئے ہیں، ہمی ڈیو والے ان الفاظ کا ثبوت تو کیا فراہم کریں گے مگر اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں کو نجدی وہابیوں کے لئے اپنے خود ساختہ الفاظ بریلویوں سے منسوب کر کے لکھنے سے پہلے اپنے بڑوں کی تحریریں ضرور دیکھ لینی چاہئیں۔ بہت

اچھا ہوتا اگر بنی ڈیو والے نجدی وہابیوں کے لئے علمائے دیو بند کے عقائد ونظریات بھی لکھ دیتے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ماننے والے نجدی وہابیوں کو، علمائے دیو بند نے ''وہابیہ خبیثہ'' اور'' طائفہ شنیعہ'' کے پیار بھرے الفاظ سے ملامت کی ہے۔ تفصیلات کے لئے حسین احمد صاحب ٹانڈوی مدنی کی ''الشہاب الثاقب'' اور ''نقش حیات'' ملاحظہ کیجئے۔ اشرفعلی صاحب تھانوی کی ''الافاضات الیومیہ'' میں بھی کئی جگہ پر بڑے'' پیار بھرے'' لفظوں سے نجدی وہابیوں کی مذمت کی گئی ہے اور'' المہند'' میں تمام علمائے دیو بند نے محمد بن عبدالوہاب نجدی اور اس کے جیسے عقائد رکھنے والوں کو گستاخ اور کافر ثابت کیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ نجدی وہابیوں سے اب اسمٰعیلی دیوبندی وہابی تبلیغیوں نے اپنے بڑوں کے فتووں کی معافی چاہ لی ہو اور خود کو ان کا وفادار ثابت کرنے کے لئے تحریری ضمانت دے دی ہو، مگر اس کے باوجود یہ بات قابل غور ہے کہ اگر موجودہ دیو بندیوں کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب نجدی ویسا نہیں جیسا کہ ان کے بڑوں کی کتابوں میں ہے تو یہ لوگ اپنے بڑوں کی تحریریں اب بھی کیوں شائع کر رہے ہیں۔ اگر عقیدہ بدل گیا ہے تو ان کتابوں کی اشاعت کیوں کی جا رہی ہے؟ ظاہری بات ہے کہ موجودہ دیو بندی وہابی، عرب کے نجدی وہابیوں کو دھوکا دے رہے ہیں۔ قارئین نے بخوبی جان لیا ہوگا کہ ان گندم نما جو فروش دیو بندیوں کی اصلیت کیا ہے۔ اللہ کریم ان کے شر سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

اس خادم اہل سنت نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنی اس تحریر میں بنی ڈیو سے شائع ہونے والے پوسٹر میں درج تمام اعتراضات کا جواب پیش کر دیا ہے۔ بنی ڈیو والوں کا کہنا ہے کہ ''جس شخص کو قرآن کی'' سادہ سی آیت'' کا ترجمہ کرنا نہیں آتا وہ امت کو عید میلاد منانے کی ہدایت جاری کرنے کے اہل نہیں اور شریعت میں میلاد النبی ﷺ کے دن کو منانے کی کوئی ہدایت نہیں۔'' بنی ڈیو والوں سے جواباً عرض ہے کہ قرآن کا ترجمہ کسی دوسری زبان میں کرتے ہوئے الفاظ کے معنی و مفہوم کو قطعاً بدلنا یقیناً دین کو بدلنا کہلائے گا اور اس جرم کا ارتکاب

دیوبندیوں وہابیوں کے علماء کا شیوہ وشعار بلکہ روزگار ہے۔ ہنی ڈیو کے پوسٹر کے مشتہر یہ ضرور جانتے ہیں کہ سنی مبلغ نے ہرگز مفہوم کو نہیں بدلا۔ اور مجھے اپنی معلومات کے مطابق یہ بھی یقین ہے (جیسا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں) کہ وہ سنی مبلغ انگریزی میں قرآن کا ترجمہ نہیں کر سکتے لہٰذا اعتراض مترجم پر وارد ہوگا، اس لئے ہنی ڈیو والوں کو قرآن کے ترجمے میں ایک لفظ کے استعمال پر، جو مفہوم کے سراسر مخالف بھی نہیں، خواہ مخواہ بدزبانی نہیں کرنی چاہئے۔ ترجمے کے جن الفاظ پر ہنی ڈیو والوں نے اعتراض کیا ہے قرآن شریف کے مشہور انگریزی مترجم جناب عبداللہ یوسف علی نے بھی قرآن کے ترجمے میں اس آیت کا ان ہی الفاظ میں ترجمہ کیا ہے، ہنی ڈیو والے ان کی جہالت کا بھی فتویٰ جاری کریں۔

ہنی ڈیو کے دیوبندی وہابی تبلیغی شاید یہ مسلمہ اصول جانتے ہوں کے کہ دلیل حرمت کے لئے ہوتی ہے، حلت کے لئے نہیں۔ یعنی جو کام یا چیز منع ہو اس کی ممانعت ثابت کرنے کے لئے دلیل کی ضرورت ہوگی اور جس کام یا چیز کی ممانعت نہیں وہ بجائے خود جائز ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہنی ڈیو والوں کو یہ اصول بھی معلوم ہونا چاہئے کہ کسی چیز کا عدم وجوب (واجب وضروری نہ ہونا) یا عدم منقول (تحریر میں نہ ہونا) اس کے عدم جواز (ناجائز ہونے) کی دلیل نہیں ہوتا۔ عید میلاد النبی ﷺ کے منانے کے بارے میں اب تک کے صفحات میں ہنی ڈیو والے قرآن وسنت سے دلائل ملاحظہ کر چکے ہیں۔ ہنی ڈیو والے بتائیں کہ کیا قرآن وسنت میں کہیں عید میلاد النبی ﷺ منانے کی ممانعت مذکور ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ہنی ڈیو والوں سے مجھے یہی کہنا ہے کہ وہ اپنے بے جا اور بے ہودہ فتوے شائع کر کے مسلمانوں کو پریشان نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس عذاب سے ڈریں جو اس نے اپنے حبیب ﷺ کی بے ادبی کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔ باقی جہاں تک عید میلاد النبی ﷺ منانے کے بارے میں ہم اہل سنت وجماعت کا عقیدہ وعمل ہے اس کا ثبوت مختصراً پیش کر دیا ہے۔ اللہ کے فضل ورحمت کے ملنے پر خوشی کرنے کا حکم قرآن میں واضح طور پر ہے۔ جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا فضل عظیم اور رحمۃ للعالمین مانتے ہیں، شریعت

کی ہدایت بھی انہی کے لئے ہے اور شب میلاد و یوم میلاد، انہی کے لئے عید ہے اور وہی عید مناتے ہیں اور انشاء اللہ مناتے رہیں گے۔ اب ڈیو یاد نیا بھر کے اسماعیلی دیوبندی وہابی تبلیغی جتنے چاہیں پوسٹر شائع کرلیں وہ ہم اہل سنت و جماعت کا یہ اعلان سن لیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
(انشاء اللہ)

یہ خادم اہل سنت یقین کے ساتھ یہ امید رکھتا ہے کہ تمام اہل حق، اہل سنت و جماعت حقیقت احوال سے آگہی کے بعد اپنے مسلک کے دفاع میں اور زیادہ مستعد ہوں گے اور عید میلاد النبی ﷺ کے عظیم الشان جشن اور درود وسلام کے زم زموں کی کثرت سے دشمنان رسول ﷺ کے جی خوب جلائیں گے، یعنی عاشق رسول ﷺ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا بریلوی قدس اللہ سرہ کے اس نصب العین پر انشاء اللہ عمل پیرا رہیں گے۔

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے
(انشاء اللہ)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وبارک وسلم۔

بندہ! کوکب نورانی اوکاڑوی، غفرلہ
دسمبر ۱۹۸۹ء۔ نزیل جنوبی افریقہ